عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

# ہفت روزہ ختمِ نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY **KHATM-E-NUBUWWAT** KARACHI PAKISTAN

قیمت: ۱۰ روپے

جلد: ۳۵ | ۱۲ تا ۱۸ ذوالقعدہ ۱۴۳۷ھ مطابق ۱۶ تا ۲۲ اگست ۲۰۱۶ء | شمارہ: ۳۱

## مفتی احتشام الحق آسیا آبادی شہیدؒ
حالات و خدمات

# فتنۂ قادیانیت اور پیامِ اقبالؒ

## مرزا قادیانی کا تعارف و کردار

## عظیم نعمت کی ناقدری سے بچیں

Email: editorkn@yahoo.com

Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.org
http://www.khatm-e-nubuwwat.com

## قربانی وحج کے متفرق مسائل

س:... اگر کسی شخص نے قربانی کے لئے رقم جمع کر رکھی ہے اور کوئی ضرورت مند آجائے قرض کا تقاضا کرے تو کیا یہ قربانی کی رقم اس ضرورت مند کو بطور قرض دی جاسکتی ہے؟ جبکہ اس کے علاوہ اور کوئی رقم نہ ہو اور رقم دینے سے قربانی نہیں کرسکے گا، ایسے شخص کے لئے کیا بہتر ہے کہ وہ قربانی کرے یا کسی ضرورت مند کی ضرورت پوری کردے؟

ج:...... اگر کسی شخص پر قربانی واجب ہے تو اسے پہلے اپنی واجب قربانی کی ادائیگی کی فکر کرنا ضروری ہے۔ واجب قربانی ادا کرنے کے بجائے اگر کوئی اتنی رقم کسی اور جائز مقصد میں استعمال کرے تو اس کی قربانی رہ جائے گی اور اس طرح ایک واجب پر عمل نہ کرنے کی وجہ سے یہ شخص گناہگار ہوگا۔ ہاں اگر دونوں صورتوں پر عمل ہوسکتا ہے تو ظاہر ہے اجروثواب زیادہ ہوگا۔

س:......قربانی کا جانور ذبح کرتے وقت کیا قبلہ رخ کرنا ضروری ہے یا جس طرف بھی سہولت ہو ذبح کرسکتے ہیں؟

ج:......قربانی کے جانور کو قبلہ رخ لٹا کر ذبح کرنا مستحب ہے ویسے جس طرح بھی سہولت ہو ذبح کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے، قربانی صحیح ہوگی۔

س:......کیا قربانی خود کرنا ضروری ہے؟ اگر کوئی جانور کو خود ذبح کرنا نہ جانتا ہو یا نہ چاہتا ہو تو کیا حکم ہے؟

ج:......اپنی قربانی کے جانور کو اپنے ہاتھوں سے ذبح کرنا افضل ہے اگر خود ذبح کرنا نہیں جانتا تو کسی دوسرے سے بھی ذبح کرانا درست ہے لیکن ذبح کے وقت موجود ہونا بہتر ہے۔

س:......حج یا عمرہ کے لئے جانے والی خواتین کو اگر ایام شروع ہوجائیں تو وہ کس طرح عمرہ یا حج کریں؟ کیونکہ حرم میں داخل ہونا اور مسجد میں جانا تو ایسی حالت میں منع ہوتا ہے۔ کیا وہ احرام کے بغیر ہی میقات سے گزر جائیں اور پاک ہونے کے بعد احرام باندھیں؟

ج:......خواتین کے لئے معذوری کے ایام میں عمرہ یا حج کا احرام باندھنا جائز ہے، بلکہ میقات سے بغیر احرام کے گزر جانے اور احرام نہ باندھنے پر دم لازم ہوجائے گا۔ احرام میں داخل ہونے کے بعد حج اور عمرہ کے تمام افعال بھی ادا کرسکتی ہیں سوائے مسجد حرام میں داخل ہونے کے، یعنی ایسی حالت میں طواف کرنا منع ہے جب تک پاک نہ ہوجائیں اور اگر ایسی حالت میں طواف زیارت کیا تو گناہ ہوگا اور (اونٹ یا گائے) بڑے جانور کا دم لازم آئے گا۔ تاہم اس گناہ کے باوجود فریضہ حج یا عمرہ ادا ہوجائے گا۔

س:......اردو میں قرآن کا ترجمہ پڑھنا اور عربی نہ پڑھنا کیا اس کا ثواب ملے گا یا یہ کہ عربی میں پڑھنا ضروری ہے؟ جبکہ لوگوں کو نہ عربی پڑھنا آتی ہے اور نہ ہی سمجھ آتی ہے تو اس طرح تلاوت کا کیا فائدہ ہوا؟

ج:......صرف اردو ترجمہ پڑھنے سے قرآن کریم کی تلاوت کا ثواب نہیں ملے گا، تلاوت قرآن کریم کا اجروثواب صرف عربی میں پڑھنے سے ہی ملے گا، کیونکہ قرآن عربی زبان میں نازل ہوا ہے باقی اس کو سمجھنے کے لئے ترجمہ اور تفسیر کرنے کا ثواب الگ ہے۔ لیکن اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ لوگ بغیر سمجھے قرآن کی تلاوت ہی نہ کیا کریں یا بغیر سمجھے تلاوت کرنے سے کیا فائدہ، کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن مجید کی تلاوت کے بے شمار فضائل بیان فرمائے ہیں یہ فضائل قرآن کریم کے الفاظ کی تلاوت کے ہیں، خواہ معنی اور مفہوم کو سمجھے یا نہ سمجھے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

ہفت روزہ

# ختم نبوۃ

مجلس

مجلس ادارت

مولانا سید سلیمان یوسف بنوری — صاحبزادہ مولانا عزیز احمد

علامہ احمد میاں حمادی — مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

مولانا قاضی احسان احمد

جلد: ۳۵ — ۱۲تا۱۸ذوالقعدہ۱۴۳۷ھ مطابق ۱۶تا۲۲اگست۲۰۱۶ء — شمارہ: ۳۱

سرپرست

حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر مدظلہ

حضرت مولانا حافظ ناصر الدین خاکوانی مدظلہ

مدیر اعلیٰ

مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ

مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر

مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ

معاون مدیر

عبداللطیف طاہر

قانونی مشیر

حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ

منظور احمد میو ایڈووکیٹ

سرکولیشن منیجر

محمد انور رانا

تزئین و آرائش:

محمد ارشد خرم، محمد فیصل عرفان خان

## اس شمارے میں!

| | | |
|---|---|---|
| مفتی احتشام الحق آسیا آبادی شہیدؒ | ۵ | محمد اعجاز مصطفیٰ |
| فتنہ قادیانیت اور پیام اقبالؒ | ۷ | مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ |
| چمنستان ختم نبوت کے گلہائے رنگارنگ | ۱۱ | مولانا عبدالقیوم حقانی |
| امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ | ۱۳ | مولانا توصیف احمد |
| نزول عیسیٰ علیہ السلام....(۵) | ۱۵ | مولانا مفتی محمد شفیع رحمہ اللہ |
| مرزا قادیانی کا تعارف و کردار (۲) | ۱۷ | حافظ عبیداللہ |
| عظیم نعمت کی ناقدری سے بچیں | ۲۰ | مفتی شعیب احمد بستوی |
| وفیات | ۲۲ | مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی |
| خبروں پر ایک نظر | ۲۳ | ادارہ |
| تبصرہ کتب | ۲۴ | مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ |
| دینی مدارس اور ہمارے معاشرے کی دینی ضروریات | ۲۶ | مولانا زاہد الراشدی |

## بیاد

امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ

خطیب پاکستان مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ

مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ

مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ

محدث العصر حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ

خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمدؒ

فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ

مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ

مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ

ترجمان ختم نبوت مولانا محمد شریف جالندھریؒ

جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ

شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

حضرت مولانا سید انور حسین نفیس الحسینیؒ

شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ

شہید ختم نبوت حضرت مفتی محمد جمیل خانؒ

شہید ناموس رسالت مولانا سعید احمد جلال پوریؒ

### زر تعاون

امریکا، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۵ ڈالر، یورپ، افریقہ: ۷۵ ڈالر، سعودی عرب،
متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطی، ایشیائی ممالک: ۶۵ ڈالر
فی شمارہ ۱۰ روپے، ششماہی: ۲۲۵ روپے، سالانہ: ۴۵۰ روپے

WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT, A/c# 0010010964680019
(انٹرنیشنل بینک اکاؤنٹ نمبر) IBAN NO. PK68ABPA0010010964680019
AALMI MAJLIS TAHAFFUZ KHATM-E-NUBUWWAT 0010010964710018
(انٹرنیشنل بینک اکاؤنٹ نمبر) IBAN NO. PK45ABPA0010010964710018
Allied Bank Binori Town Branch Code: 0159 Karachi.

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
ایم اے جناح روڈ کراچی فون: ۳۲۷۸۰۳۳۷، فیکس: ۳۲۷۸۰۳۴۰
*Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)*
*Old Numaish M.A.Jinnah Road Karachi*
*Ph:32780337, Fax:32780340*

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان
فون: ۰۶۱-۴۷۸۳۴۸۶، ۰۶۱-۴۵۸۳۴۸۶
Hazori Bagh Road Multan
Ph:061-4583486, 061-4783486

لندن آفس:
35,Stockwell Green
London, SW9 9HZ U.K
Ph:0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمٰن جالندھری — مطبع: القادر پرنٹنگ پریس — طابع: سید شاہد حسین — مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

# احادیثِ قدسیہ

سحبان الہند حضرت مولانا احمد سعید دہلویؒ

## شرک اور الحاد

۱۴:...... حضرت ابن عباسؓ کی روایت میں اس طرح ہے کہ ابن آدم کا بُرا کہنا یہ ہے کہ میرے لئے اولاد ثابت کرتا ہے، حالانکہ میں اس بات سے پاک ہوں کہ کسی کو بیوی یا بیٹا بناؤں۔ (بخاری)

مطلب یہ ہے کہ جس نے تمام کائنات کو پہلی مرتبہ بغیر کسی دشواری کے پیدا کرلیا اس کو دوبارہ پیدا کرنے میں کیا دشواری ہوسکتی ہے، یہاں لوگوں کا جواب ہے جو مُردوں کے قیامت میں زندہ ہونے کے قائل نہیں ہیں، یعنی قیامت کے منکر، حشر کے منکر، حساب کے منکر اور عذاب وثواب کے منکر اور نصاریٰ حضرت مسیح علیہ السلام کو خدا کا بیٹا کہتے ہیں اور کفار مکہ فرشتوں کو اللہ تعالیٰ کی بیٹیاں کہا کرتے تھے۔ اس حدیث میں انکار ہے کہ اللہ تعالیٰ ان تمام عیوب سے پاک ہے جو اس کی طرف منسوب کئے جاتے ہیں۔

۱۵:...... حضرت ابوہریرہؓ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے آدم کی اولاد زمانے کو گالی دیتی ہے، زمانے کو بُرا کہتے ہیں، حالانکہ زمانہ تو میں ہوں، رات دن کی گردش میرے ہاتھ میں ہے، ایک دوسری روایت میں ہے، رات دن کو میں بدلتا ہوں اور جب چاہوں گا تو اس الٹ پلٹ کو ختم کردوں گا۔

۱۶:...... ابن آدم زمانے کو گالیاں دے کر مجھے تکلیف پہنچاتا ہے میں ہی تو زمانہ ہوں، میرے ہاتھ میں تمام کاموں کی باگ ہے، میں ہی رات اور دن کو الٹتا پلٹتا ہوں۔ (احمد عن ابی ہریرہؓ)

۱۷:...... حضرت ابوہریرہؓ کی ایک اور روایت میں ابن آدم "یاخیبة الدھر" کہہ کر مجھے اذیت پہنچاتا ہے، کوئی شخص "یاخیبة الدھر" نہ کہا کرے۔ میں ہی زمانہ ہوں اور زمانے کے رات دن کا الٹ پھیر میرے ہاتھ میں ہے۔ (ابوداؤد وحاکم)

یعنی نامراد زمانہ یا اے کمبخت زمانے ایسے الفاظ نہ کہا کرے، جس سے زمانے کی بُرائی ہوتی ہو۔

۱۸:...... ایک اور روایت میں ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں نے بندے سے قرض مانگا تو اس نے مجھ کو قرض نہیں دیا۔ بندہ مجھ کو بُرا کہتا ہے اور میری بُرائی کرتا ہے اور وہ سمجھتا نہیں۔ ہائے زمانہ، وائے زمانہ کیا کرتا ہے اور یہ نہیں جانتا کہ زمانہ تو میں ہوں۔ (حاکم)

۱۹:...... ایک اور روایت میں اس طرح سے ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں زمانے کو گالی نہ دیا کرو، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں زمانہ ہوں، رات دن کا نیا کرنا اور پُرانا کرنا میرے ہاتھ میں ہے اور میں ہی ایک قوم کی بادشاہت کے بعد دوسری قوم کو بادشاہ بنایا کرتا ہوں۔ (بیہقی)

مطلب یہ ہے کہ بعض لوگ حوادثات زمانہ سے متاثر ہوکر زمانے کو بُرا بھلا کہنے لگتے ہیں، حالانکہ زمانہ کوئی کام نہیں کرتا زمانے میں جو واقعات اور حوادثات رونما ہوتے ہیں اور جو انقلاب ہوتے ہیں وہ تمام حق تعالیٰ کی مشیت اور ان کے حکم سے ہوتے ہیں۔

## مسائل طہارت

(۱۴) استنجا کے لئے فقط پاک ڈھیلوں (پتھر، ٹوائلٹ پیپرز وغیرہ) یا فقط پانی کا استعمال بھی جائز ہے اور مقصد حاصل ہوجاتا ہے، بہتر یہ ہے کہ پہلے ڈھیلوں کا استعمال ہو اس کے بعد پانی کا استعمال ہو۔

(۱۵) پکے بنے ہوئے بیت الخلاؤں اور استنجا خانوں کی نالیوں میں ڈھیلے، پتھر، گتے اور کاغذ وغیرہ نہ ڈالیں اس سے رکاوٹ پیدا ہوکر نکاسی رُک جاتی ہے، گٹر بھر اور اُبل جاتے ہیں، گندگی پھیل جاتی ہے جس کی وجہ سے بیت الخلا اور استنجا خانے قابل استعمال نہیں رہتے، ناپاکی کے کپڑوں اور جسموں پر لگ جانے کے سو فیصد امکانات بڑھ جاتے ہیں۔

(۱۶) مساجد یا پبلک مقامات کے بغیر دروازوں والے استنجا خانوں میں شلوار وغیرہ اس طرح اتار کر نہ بیٹھیں کہ ستر (شرم گاہ) کے بعض حصے دوسروں کی آنکھوں کے سامنے ننگے ہوں۔

(۱۷) پیشاب سے فارغ ہونے کے بعد استنجے کے لئے عموماً ایک ہی ڈھیلا کافی ہوتا ہے، البتہ پاخانے سے فارغ ہونے کے بعد کم از کم تین ڈھیلے استعمال کئے جاتے ہیں، جس میں ضرورت کے اعتبار سے اضافہ بھی کیا جاسکتا ہے۔

(۱۸) گرمیوں کے زمانے میں ڈھیلوں کے استعمال کا طریقہ اس طرح بتلایا جاتا ہے کہ پہلا ڈھیلا آگے سے پیچھے کی طرف، دوسرا ڈھیلا پیچھے سے آگے کی طرف اور تیسرا ڈھیلا آگے سے پیچھے کی طرف استعمال کریں، سردیوں کے موسم میں اس کا الٹ کریں (یہ طریقہ تجرباتی ہے شریعت کا متعین کردہ نہیں ہے)۔

(۱۹) ڈھیلا یا پتھر وغیرہ ایسا کھردرا یا سخت نہ ہو کہ بدن چھل جانے کا اندیشہ ہو۔

(۲۰) استنجے سے فارغ ہونے کے بعد بیت الخلا سے باہر نکلتے وقت پہلے سیدھا پاؤں باہر نکالیں اور بیت الخلا سے باہر نکلنے کی دعا پڑھ لیں، دعا یہ ہے: "اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَذْھَبَ عَنِّی الْاَذٰی وَعَافَانِیْ"... سب تعریفیں اس اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہیں، جس نے مجھ سے ایذا دینے والی چیز دور کی اور مجھے چین دیا...

(۲۱) ہاتھوں کو صابن وغیرہ سے اچھی طرح دھولیں۔

(۲۲) جن لوگوں کا پاخانہ سخت اور سوکھا ہوا ہوتا ہے وہ اگر فقط ڈھیلوں کا استعمال کریں تو جائز ہے لیکن اگر پانی بھی دستیاب ہو تو پانی بھی استعمال کرنا بہتر ہے، لیکن جن لوگوں کا پاخانہ نرم، ڈھیلا اور گیلا ہوتا ہے، ان کے لئے پانی کا استعمال ضروری ہے۔

(۲۳) اگر میدانوں، جنگلوں اور کھلی جگہوں میں قضائے حاجت کی ضرورت ہو تو ایسی جگہ تلاش کریں، جہاں لوگوں کی آمد و رفت نہ ہو اور جہاں لوگوں کی نظریں نہ پڑیں۔ (جاری ہے)

عمل شریعت کا پہلا اور بنیادی رکن

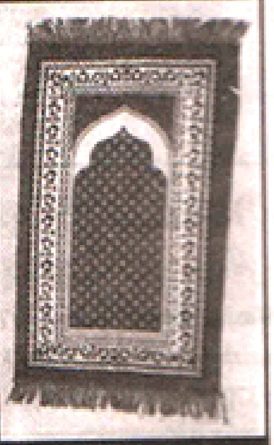

حضرت مولانا مفتی محمد نعیم دامت برکاتہم

اداریہ

محمد اعجاز مصطفیٰ

# مفتی احتشام الحق آسیا آبادی شہیدؒ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ

مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا محمد شفیعؒ، حضرت مولانا مفتی رشید احمد لدھیانویؒ کے شاگرد رشید، مکران ڈویژن صوبہ بلوچستان کے مفتی اعظم، امن کمیٹی مکران ڈویژن کے رکن، وفاق المدارس العربیہ مکران ڈویژن کے مسئول وناظم، جامعہ رشیدیہ آسیا آباد کے بانی ورئیس، ہزاروں علماء کے استاذ حضرت مولانا مفتی احتشام الحق آسیا آبادیؒ اور ان کے بیٹے حضرت مولانا شبیر احمدؒ کو ۱۹؍شوال المکرم ۱۴۳۷ھ مطابق ۲۴؍جولائی ۲۰۱۶ء بروز اتوار بعد نماز عصر ظالم قاتلوں نے فائرنگ کرکے شہید کردیا۔ إنا للّٰہ وإنا إلیہ راجعون، إن للّٰہ ما أخذ ولہ ماأعطی وکل شیء عندہ بأجل مسمّٰی۔

حضرت مولانا مفتی احتشام الحق آسیا آبادی ۱۳؍ربیع الاول ۱۳۶۸ھ مطابق ۱۲؍نومبر ۱۹۴۸ء کو ضلع کیچ، تربت کے دور افتادہ گاؤں آسیا آباد میں ایک کسان کے گھر پیدا ہوئے۔ جس علاقے میں مفتی صاحب شہید نے آنکھ کھولی وہاں ہر طرف جہالت ہی جہالت تھی، یہاں تک کہ جنازہ پڑھانے والے نہ ہونے کی وجہ سے کتنے لوگ بغیر جنازہ کے دفنائے گئے، مفتی شہیدؒ کے والد کسان پیشہ تھے، اکثر ان کی گزر بسر کھیتوں ہی پر تھی۔

آپؒ نے ابتدائی تعلیم آسیا آباد کے پرائمری اسکول سے حاصل کی، ساتھ ساتھ محلے کے دین دار شخص ملا محمد مراد سے قرآن کریم بھی پڑھا۔ پرائمری پاس کرنے کے بعد مڈل اسکول نظر آباد میں داخلہ لیا، مڈل پاس کرنے کے بعد باقاعدہ دینی تعلیم کے لئے جامعہ مفتاح العلوم سورو پنجگور میں داخلہ لیا، جامعہ مفتاح العلوم سورو پنجگور میں دو سال کے عرصے میں تین سال کی کتب پڑھ لیں۔

موصوف کو مطالعہ کا شوق تو شروع ہی سے تھا پھر جامعہ مفتاح العلوم سورو میں آپ کی رہائش کتب خانہ میں ہوتی تھی تو مطالعہ کا شوق مزید ابھرا۔ پنجگور میں پڑھائی کے دوران کسی استاذ نے مفتی رشید احمد لدھیانویؒ کا تذکرہ کیا تو مفتی شہیدؒ نے بذریعہ خط وکتابت مفتی رشید احمد لدھیانویؒ سے رابطہ کیا اور خواہش پر اعلیٰ تعلیم کے لئے کراچی تشریف لے آئے، کراچی میں سب سے پہلے مفتی رشید احمد لدھیانویؒ سے ملاقات کی۔ حضرت مفتی رشید احمدؒ کے مشورے سے جامعہ دارالعلوم کراچی میں داخلہ لیا۔ دارالعلوم کراچی میں تعلیم کے دوران ہر جمعہ اور شب جمعہ کو حضرت مفتی رشید احمد لدھیانوی قدس سرہ کا وعظ سننے کے لئے ان کی مسجد میں جایا کرتے تھے۔ شرح جامی کے سال میں مفتی رشید احمد لدھیانویؒ نے آپ کو افتا کی مشق شروع کرادی تھی۔ ۱۹۷۵ء میں دارالعلوم کراچی سے فراغت کے بعد باقاعدہ دارالافتاء والارشاد میں تخصص فی الفقہ میں داخلہ لیا، وہیں مفتی رشید احمدؒ کے زیر سایہ ہزاروں مسائل اور چوبیس سے زائد مقالے تحریر کئے۔ تخصص کے دوران عشاء کے بعد گیارہ بجے رات تک حضرت مفتی رشید احمد قدس سرہ کے گھر میں بیٹھ کر کسب فیض کیا۔ جس زمانے میں جیکب لائن کے مفتی اکملؒ حادثے کی وجہ سے صاحب فراش تھے، اس زمانے میں جیکب لائن کے مسائل حضرت اقدس مفتی رشید احمدؒ کو بھیجے جاتے اور مفتی شہیدؒ جواب لکھ کر حضرت اقدس کو دکھا کر بغیر تصدیق دستخط کئے جہانگیر روڈ میں حضرت اکمل صاحب سے تصدیق کراکر مہر لگواکر سائل تک مسئلہ بھیج دیتے۔

تخصص کے بعد اپنے استاد خاص مفتی اعظم پاکستان مفتی رشید احمد لدھیانویؒ کے حکم وارشاد سے علاقے میں آئے اور وہیں ۱۸؍شعبان المعظم ۱۳۹۶ھ مطابق ۱۶؍اکتوبر ۱۹۷۶ء میں جامعہ رشیدیہ آسیا آباد کا سنگ بنیاد رکھا اور وہاں شروع ہی سے سال اول سے افتاء اور قضا کا عملی کام شروع کردیا، اس وقت پورے مکران ڈویژن میں باقاعدہ فقہ اسلامی کا کوئی متخصص نہیں تھا۔

اپنے علاقے میں ملا محمد مراد نظر آبادی، ملا محمد مراد گور جو آسیا آبادی، ماسٹر عبدالرحمن صادق، ماسٹر احمد علی آزادؒ مفتی شہید کے استاد رہ چکے ہیں۔ اسی طرح حضرتؒ کے اساتذہ میں مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد شفیعؒ، مفتی رشید احمد لدھیانویؒ، مولانا سحبان محمودؒ، مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی، شیخ الاسلام مفتی محمد تقی عثمانی، مولانا

رحمت اللہ پنجگوریؒ، مفتی مولا بخش پنجگوری اور دیگر بڑے بڑے جبال العلم شامل ہیں۔

تعلیم کے حصول سے فراغت کے بعد ۱۳۹۶ھ مطابق ۱۹۷۶ء میں پیلو کے ایک درخت کے نیچے جامعہ رشیدیہ کی تاسیس کے ساتھ تدریس شروع کی اور سب سے پہلے جامعہ میں قرآن مجید کی تعلیم کی ابتدا کی۔ مولانا حافظ خداداد کو سب سے پہلا سبق پڑھایا، اس وقت سے لے کر شہادت کے دن تک جامعہ میں تدریس کرتے رہے، درمیان میں پانچ چھ مہینے جامعۃ الرشید کراچی میں بھی تدریس کی اور شہادت کے دن عصر سے پہلے آخری سبق پڑھایا اور تقریباً پینتالیس منٹ نہیں گزرے تھے کہ حضرت کی شہادت کی دردناک خبر آئی۔

سیاست ملکی میں مفتی شہید کا ایک حصہ تھا۔ اپنے استاد و مرشد کے ارشاد پر جمعیت علماء اسلام پاکستان میں عملاً کام کیا اور ایک لمبے عرصے تک جمعیت علماء اسلام تربت ضلع کے امیر رہے۔ علاقے میں سیاست اور مذہب کے جداگانہ حیثیت کے نظریئے کے پرچار کا تدارک کیا اور ایک وسیع مذہبی سیاسی حلقے کی ترویج کی، کیونکہ اس کے مطابق سیاست مفادات کا نہیں، بلکہ خدمت خلق کا نام تھا، جس کا اسلام سے بڑھ کر کوئی داعی نہیں ہوسکتا تھا۔

حضرت مفتی شہیدؒ نے دوسری دینی خدمات کے ساتھ ساتھ تالیفات وتحریرات کے میدان میں بھی توجہ دی۔ مختلف موضوعات پر کئی کتابیں تحریر فرمائیں اور کئی کتابوں کے ترجمے بھی کئے۔ ذکری فرقے کی تردید میں: ذکری دین کی حقیقت، ذکری مذہب کے عقائد واعمال اور ماھی الذکریہ؟ کے نام سے کتابیں لکھیں۔ تعلیم الاسلام، اربعین نووی، بیاج عقیدۃ الطحاوی کا بلوچی زبان میں ترجمہ کیا۔ اصول الشاشی کی تسہیل وتلخیص بھی کی۔ مدارۃ الناس اور کتاب الیقین کا اردو میں ترجمہ کیا۔ اسی طرح بلوچی زبان میں چیت وچینک، مات وپت وحق، عالمگیریں مذہب، کتاب الصبر بھی تحریر فرمائے، اردو میں آپ کا شعری مجموعے کا کچھ حصہ ''کلام آسی'' کے نام سے بھی منظر عام پر آچکا ہے۔ ان کے عربی وفارسی اشعار پر مشتمل مجموعہ ''افکار آسی'' مکمل اور قریب الاشاعت ہے۔ حضرت کی دیگر کتب میں ''فتنوں کی دنیا'' اصول افتا پر لکھی گئی تمرینی کتاب ''اصول الافتاء'' سیرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نظریاتی پہلو، فتنہ انکار حدیث پر ایک طائرانہ نظر، لباقیات الصالحات، الجواب الشافی، فکر ونظر، درس حدیث، درس قرآن اور التحقیق الانیق بتوفیق الغفار فی وقوع الطلاق بلفظ مات و گوھار وغیرہ شامل ہیں۔ حضرت شہیدؒ کے تحریر کردہ فتاویٰ کے مجموعے پر کام جاری ہے جو بتوفیق اللہ عنقریب منظر عام پر آجائے گا۔ ابھی حضرت شہیدؒ احسن الفتاویٰ کی تخریج، بلوچی ترجمہ قرآن، تخریج الفتاویٰ الزینیۃ پر کام کررہے تھے کہ دشمنوں اور حاسدوں نے انہیں موقع نہیں دیا اور ہم سے جدا کردیا۔ غرض تیس سے زائد مفتی صاحب کی تصانیف ہیں، جن میں اکثر شائع ہوچکی ہیں۔

شہید مفتی صاحبؒ نے دینی اور معاشرتی سطح پر بے حساب خدمات سرانجام دیں، جن کو اس مختصر مضمون میں ضبط تحریر میں لانا ممکن ہی نہیں۔ وفاق المدارس کے قیام کے بعد مکران ڈویژن میں مدارس کے وفاق المدارس کے ساتھ رجسٹریشن اور دوسرے امتحانات کی ذمہ داریاں شروع سے تادم شہادت آپؒ کے کندھوں پر تھیں۔ آپؒ شروع سے لے کر شہادت تک وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے مکران ڈویژن کے مسؤل کی ذمہ داریاں نبھاتے رہے۔ مکران میں ڈویژن سطح پر امن کمیٹی کا قیام عمل میں لایا گیا جس کے نہ صرف آپ ممبر تھے بلکہ ضلعی سطح کے چیئرمین کی ذمہ داریاں بھی آپ نبھاتے رہے۔ اس کے علاوہ بلوچ قبائل میں روایتی دشمنیوں کی وجہ سے کئی پشتی خونی تنازعات چلتے رہے ہیں جن کا آپ کو احساس اور ادراک تھا، اسی لئے آپؒ ہمیشہ ان تنازعات کو بڑھنے سے روکنے اور دیرینہ خونی دشمنیوں کے تصفیہ کی کاوشوں میں مصروف رہے اور اپنے غیر جانبدارانہ اور مخلصانہ کردار کی وجہ سے کئی خونی قبائلی دشمنیوں کا تصفیہ بھی کرایا جن کی وجہ سے آپ کو پورے علاقے میں ایک محترم مصالحت کار اور عزت وعظمت کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا۔

۱۹رشوال ۱۴۳۷ھ مطابق ۲۴رجولائی ۲۰۱۶ء بروز اتوار کو مفتی شہیدؒ نے طلبا کو عصر کے بعد درس دیا اور اپنے بیٹے مولانا شبیر احمد کے ہمراہ (جو کہ جامعہ کے مدرس تھے) اپنی گاڑی میں کسی رشتہ دار کی عیادت کے لئے روانہ ہوئے اور آدھا گھنٹہ بھی نہیں گزرا تھا کہ حضرت مفتی صاحب اور ان کے بیٹے کی شہادت کی خبر نے پورے علاقے کو یتیم بنا کر بے نور کردیا۔ دوسرے دن ۲۰رشوال کو ہزاروں لوگوں کی آہوں سسکیوں اور درد بھری ہچکیوں کے ساتھ جاں نثاروں اور عقیدت مندوں نے آپ کی نماز جنازہ پڑھی۔ آپؒ کی خدمات کے اعتراف میں آخری اور الوداعی سلام پیش کیا۔ اللہ تعالیٰ آپ کی اور آپ کے بیٹے کی شہادت کو قبول فرمائے اور ان کے درجات بلند عطا فرمائے۔ مفتی شہیدؒ کے پسماندگان میں ایک بیوہ سات بیٹے اور چار بیٹیاں موجود ہیں، اللہ تعالیٰ ان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور شہید کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ اجمعین

# فتنۂ قادیانیت اور پیامِ اقبالؒ

مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

شاعر مشرق علامہ ڈاکٹر محمد اقبال مرحوم اپنے بلند پایہ ملی افکار کی بنا پر ہمارے جدید حلقوں کا مرجع عقیدت ہیں، ان کی زندگی کے مختلف پہلوؤں پر لوگوں نے جس فراخ قلبی سے تحقیق و تفتیش کا معرکہ سر کیا ہے، وہ ہمارے ماضی قریب کے کسی لیڈر کے حصہ میں نہیں آیا، لیکن علامہ مرحوم کی زندگی کا ایک نمایاں پہلو، جو ان کے آخری دور حیات میں گویا ان کی زندگی کا واحد مشن بن گیا تھا، مصلحت پسندوں نے اسے اجاگر کرنے سے پہلوتہی کی۔ اس کی وجہ غالباً یہ ہوگی کہ دیوبند کے ایک مرد قلندر (علامہ محمد انور شاہ کشمیریؒ) کے فیضان صحبت نے فطرت اقبال کے اس پہلو کی مشاطگی کی تھی، مولانا کشمیریؒ کے سوز جگر نے اقبال مرحوم کو قادیانیت کے خلاف شعلہ جوالہ بنادیا تھا، چنانچہ علامہ مرحوم جدید تعلیم یافتہ طبقے میں پہلے شخص تھے جن کو ''فتنہ قادیانیت'' کی سنگینی نے بے چین کر رکھا تھا۔ وہ اس فتنہ کو اسلام کے لئے مہلک اور وحدت ملت کے لئے مہیب خطرہ تصور کرتے تھے، ان کی تقریر و تحریر میں ''قادیانی ٹولے'' کو ''غداران اسلام'' اور ''باغیان محمدؐ'' سے یاد کیا جاتا تھا، اس لئے کہ ان کے نزدیک اس فرقہ کے موقف کی ٹھیک ٹھیک تعبیر کے لئے اس سے زیادہ موزوں کوئی لفظ نہیں تھا، نہ ہوسکتا تھا۔ وہ اس فتنہ کے استیصال کو سب سے بڑا ملی فریضہ سمجھتے تھے، اور وہ ایک شفیق اور صاحب بصیرت سرجن کی طرح مضطرب تھے کہ اس ''ناپاک ناسور'' کو جسد ملت سے کاٹ پھینکا جائے ورنہ یہ ساری اُمت کو لے ڈوبے گا۔ افسوس ہے کہ اقبال کے جانشینوں نے اقبال کی ''بانگ درا'' پر گوش بر آواز ہونے کی ضرورت نہ سمجھی، ورنہ اگر نقاش پاکستان کے انتباہ پر توجہ کی جاتی تو اقبال کے پاکستان کی تاریخ، شہید ملت لیاقت علی خاں کے قتل سے شروع ہوکر مشرقی پاکستان کے قتل تک رونما ہونے والے واقعات سے یقیناً پاک ہوتی ۔۔۔ ۷/ستمبر ۱۹۷۴ء کا فیصلہ پیغام اقبال کا جواب نہیں، بلکہ اس کی بسم اللہ ہے، اقبال کا پیغام یہ ہے کہ مسلمانوں کے مذہبی، سیاسی اور معاشرتی اداروں میں اس باغی گروہ کی شرکت اُمتِ مسلمہ کی موت ہے، آج صرف پاکستان نہیں بلکہ پورا عالم اسلام (خصوصاً خطہ عرب اور مشرق وسطیٰ) ان باغیان اسلام کی سازشوں کی آماجگاہ بنا ہوا ہے۔ تل ابیب سے ربوہ کا رابطہ اہل نظر سے مخفی نہیں، اور یہودی فوج میں قادیانی ٹولے کی ''خدمات'' عالم آشکارا ہوچکی ہیں۔ اس تقریب میں ہم عالم اسلام کی خدمت میں ''پیام اقبال'' پیش کرتے ہوئے یہ کہنا چاہتے ہیں کہ یا تو ملت اسلامیہ کو عالم اسلام میں پھیلے ہوئے قادیانی گروہ سے جرأت مردانہ کے ساتھ نمٹنا ہوگا، یا پھر اسے اپنی خودکشی پر دستخط کرنے کے لئے تیار رہنا ہوگا۔ قاضی وقت بڑی عجلت کے ساتھ اپنا آخری فیصلہ لکھنے کے لئے بے تاب ہے، اور مستقبل کا پیشکار اس فیصلہ کا ریکارڈ ہمیشہ کے لئے محفوظ کرنے کے لئے مضطرب نظر آتا ہے۔ اب یہ سربراہان اسلام اور قائدین ملت کے تدبر پر منحصر ہے کہ یہ فیصلہ کس کے حق میں ہوتا ہے؟

> ''قرآن کریم کے بعد نبوت و وحی کا دعویٰ تمام انبیائے کرام کی توہین ہے، یہ ایک ایسا جرم ہے جس کو کبھی معاف نہیں کیا جاسکتا۔ ختمیت کی دیوار میں سوراخ کرنا دینیات کے تمام نظام کو درہم برہم کردینے کے مترادف ہے، قادیانی فرقہ کا وجود عالم اسلامی، عقائد اسلام، شرافت انبیاء، خاتمیت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور کاملیت قرآن کے لئے قطعاً مضر و منافی ہے۔'' (فیضان اقبال، ص:۴۳۵)

## ۱:... اسلام کی بنیاد

''اسلام کا سیدھا سادا مذہب دو قضایا پر مبنی ہے، خدا ایک ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس سلسلہ انبیاء کے آخری نبی ہیں، جو وقتاً فوقتاً ہر ملک اور ہر زمانے میں اس غرض سے مبعوث ہوتے تھے کہ نوع انسان کی رہنمائی صحیح طرز زندگی کی طرف

کریں۔‘‘(حرف اقبال)

**۲:... ملحد دائرہ اسلام سے خارج:**

’’جن دو قضایا (عقیدوں) پر اسلام کی تعلق عمارت قائم ہے وہ اس قدر سادہ ہیں کہ ان میں الحاد ناممکن ہے۔ جس سے ملحد دائرہ اسلام سے خارج ہوجاتا ہے۔‘‘(حرف اقبال)

**۳:... ختم نبوت کا تصور:**

’’ختم نبوت کے تصور کی تہذیبی قدر و قیمت کی توضیح میں نے کسی اور جگہ کردی ہے، اس کے معنی بالکل سلیس ہیں...... محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی ایسے الہام کا امکان ہی نہیں جس سے انکار کفر کو مستلزم ہو، جو شخص ایسے الہام کا دعویٰ کرتا ہے وہ اسلام سے غداری کرتا ہے، قادیانیوں کا اعتقاد ہے کہ تحریک احمدیت کا بانی ایسے الہام کا حامل تھا۔ یہی وجہ ہے کہ وہ تمام عالم اسلام کو کافر قرار دیتے ہیں۔‘‘(حرف اقبال)

**۴:... اسلام کی حد فاصل:**

’’اسلام لازماً ایک دینی جماعت ہے جس کے حدود مقرر ہیں، یعنی وحدت الوہیت پر ایمان، انبیاء علیہم السلام پر ایمان اور رسول کریم کی ختم رسالت پر ایمان، دراصل یہ آخری یقین ہی وہ حقیقت ہے جو مسلم اور غیر مسلم کے درمیان وجہ امتیاز ہے اور اس امر کے لئے فیصلہ کن ہے کہ فرد یا گروہ ملت اسلامیہ میں شامل ہے یا نہیں۔ مثلاً برہمو خدا پر یقین رکھتے ہیں اور رسول کریم کو خدا کا پیغمبر مانتے ہیں، لیکن انہیں ملت اسلامیہ میں شمار نہیں کیا جاسکتا، کیونکہ قادیانیوں کی طرح وہ انبیاء کے ذریعے وحی کے تسلسل پر ایمان رکھتے ہیں اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کو نہیں مانتے۔ جہاں تک مجھے معلوم ہے کوئی اسلامی فرقہ اس حد فاصل کو عبور کرنے کی جسارت نہیں کرسکا۔ ایران میں بہائیوں نے ختم نبوت کے اصول کو صریحاً جھٹلایا، لیکن ساتھ ہی انہوں نے یہ بھی تسلیم کیا کہ وہ الگ جماعت ہیں اور مسلمانوں میں شامل نہیں ہیں۔‘‘

**۵:... ختم نبوت کے معنی:**

’’ختم نبوت کے معنی یہ ہیں کہ کوئی شخص بعد اسلام اگر یہ دعویٰ کرے کہ مجھ میں ہر دو اجزا نبوت کے موجود ہیں، یعنی یہ کہ مجھے الہام وغیرہ ہوتا ہے اور میری جماعت میں داخل نہ ہونے والا کافر ہے، تو وہ شخص کاذب ہے اور واجب القتل۔ مسیلمہ کذاب کو اسی بنا پر قتل کیا گیا۔ حالانکہ جیسا طبری لکھتا ہے، وہ حضور رسالتمآب کی نبوت کا مصدق تھا اور اس کی اذان میں حضور رسالتمآب کی نبوت کی تصدیق تھی۔‘‘

(عکس تحریر علامہ اقبال بنام جناب نذیر نیازی صاحب، مندرجہ انوار اقبال ص:۴۴، ۴۵ مرتبہ جناب بشیر احمد صاحب ڈار، شائع کردہ: اقبال اکادمی پاکستان، کراچی)

**۶:... قادیانیوں کے لئے دو راستے:**

’’میری رائے میں قادیانیوں کے سامنے صرف دو راہیں ہیں، یا وہ بہائیوں کی تقلید کریں یا پھر ختم نبوت کی تاویلوں کو چھوڑ کر اس اصول کو اس کے پورے مفہوم کے ساتھ قبول کرلیں۔ ان کی جدید تاویلیں محض اس غرض سے ہیں کہ ان کا شمار حلقہ اسلام میں ہوتا کہ انہیں سیاسی فوائد پہنچ سکیں۔‘‘(حرف اقبال، ص:۱۲۷)

**۷:... قادیانی علیحدہ اُمت:**

’’میرے خیال میں قادیانی حکومت سے کبھی علیحدگی کا مطالبہ کرنے میں پہل نہیں کریں گے، ملت اسلامیہ کو اس مطالبہ کا پورا حق حاصل ہے کہ قادیانیوں کو علیحدہ کردیا جائے۔ اگر حکومت نے یہ مطالبہ منظور نہ کیا تو مسلمانوں کو شک گزرے گا کہ حکومت اس نئے مذہب کی علیحدگی میں دیر کررہی ہے، کیونکہ وہ ابھی اس قابل نہیں کہ چوتھی جماعت کی حیثیت سے مسلمانوں کی برائے نام اکثریت کو ضرب پہنچا سکے۔ حکومت نے ۱۹۱۹ء میں سکھوں کی طرف سے علیحدگی کے مطالبہ کا انتظار نہ کیا، اب وہ قادیانیوں سے ایسے مطالبہ کے لئے کیوں انتظار کررہی ہے؟‘‘(حرف اقبال، ص:۱۸۳)

**۸:... قادیانیت، اسلام کے لئے مہلک:**

’’میرے نزدیک ’’بہائیت‘‘، قادیانیت سے زیادہ مخلص ہے۔ کیونکہ وہ کھلے طور پر اسلام سے باغی ہے۔ لیکن مؤخر الذکر (قادیانیت) اسلام کی چند نہایت اہم صورتوں کو ظاہری طور پر قائم رکھتی ہے، لیکن باطنی طور پر اسلام کی روح اور مقاصد کے لئے مہلک ہے۔‘‘(حرف اقبال، ص:۱۲۳)

**۹:... قادیانیت، یہودیت کا چربہ:**

’’اس کا (قادیانی فرقہ) حاسد خدا کا تصور کہ جس کے پاس دشمنوں کے لئے لاتعداد زلزلے اور بیماریاں ہوں، اس (قادیانی فرقہ) کے نبی کے متعلق نجومی کا تخیل اور اس کا روح مسیح کے تسلسل کا عقیدہ وغیرہ یہ تمام چیزیں اپنے اندر یہودیت کے اتنے عناصر رکھتی ہیں، گویا یہ تحریک ہی یہودیت کی طرف رجوع ہے۔‘‘(حرف اقبال، ص:۱۲۳، مرتبہ لطیف احمد شیروانی)

**۱۰:... قادیانی گستاخ:**

جب علامہ مرحوم پر ان کی کسی سابقہ تحریر کا حوالہ دے کر قادیانی اخبار ’’سن رائز‘‘ نے اعتراض کیا کہ پہلے تو علامہ اس تحریک کو اچھا سمجھتے تھے اب خودہی اس کے خلاف بیان دینے لگے، تو اس کے جواب میں علامہ مرحوم نے حسب ذیل بیان دیا: ’’مجھے یہ تسلیم کرنے میں کوئی باک نہیں کہ اب سے ربع صدی پیشتر مجھے اس تحریک سے اچھے نتائج کی امید تھی، اس تقریر سے بہت پہلے مولوی چراغ مرحوم نے جو مسلمانوں میں کافی سربرآوردہ تھے اور انگریزی میں اسلام پر بہت سی کتابوں کے مصنف بھی تھے، بانی تحریک (مرزا غلام احمد) کے ساتھ تعاون کیا اور

جہاں تک مجھے معلوم ہے کتاب موسومہ ’’براہین احمدیہ‘‘ میں انہوں نے بیش قیمت مدد بہم پہنچائی، لیکن کسی مذہبی تحریک کی اصل روح ایک دن میں نمایاں نہیں ہو جاتی، اسے اچھی طرح ظاہر ہونے کے لئے برسوں چاہئیں، تحریک کے دو گروہوں کے (لاہوری، قادیانی) باہمی نزاعات اس امر پر شاہد ہیں کہ خود ان لوگوں کو جو بانی تحریک کے ساتھ ذاتی رابطہ رکھتے تھے، معلوم نہ تھا کہ تحریک آگے چل کر کس راستہ پر پڑ جائے گی۔ ذاتی طور پر میں اس تحریک سے اس وقت بیزار ہوا جب ایک نئی نبوت، بانی اسلام کی نبوت سے اعلیٰ تر نبوت کا دعویٰ کیا گیا۔ اور تمام مسلمانوں کو کافر قرار دیا گیا، بعد میں یہ بیزاری بغاوت کی حد تک پہنچ گئی۔ جب میں نے تحریک کے ایک رکن کو اپنے کانوں سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق نازیبا کلمات کہتے سنا۔ (اور یہ قادیانیوں کی روزمرہ عادت ہے، ناقل) درخت جڑ سے نہیں پھل سے پہچانا جاتا ہے۔ اگر میرے موجودہ رویہ میں کوئی تناقض ہے، تو یہ بھی ایک زندہ اور سوچنے والے انسان کا حق ہے کہ وہ اپنی رائے بدل سکے، بقول ایمرسن: ’’صرف پتھر اپنے آپ کو نہیں جھٹلا سکتے۔‘‘ (حرف اقبال، ص:۱۳۱،۱۳۲)

## ۱۱:… قادیانی حکمتِ عملی:

’’ہمیں قادیانیوں کی حکمت عملی اور دنیائے اسلام سے متعلق ان کے رویہ کو فراموش نہیں کرنا چاہئے، بانی تحریک (مرزا غلام احمد) نے ملت اسلامیہ کو سڑے ہوئے (ان لوگوں یعنی مسلمانوں کو ان کی ایسی حالت کے ساتھ اپنی جماعت کے ساتھ ملانا، یا ان سے تعلق رکھنا ایسا ہی ہے جیسا کہ عمدہ اور تازہ دودھ میں بگڑا ہوا دودھ ڈال دیں جو سڑ گیا ہے اور اس میں کیڑے پڑ گئے ہیں۔ اس وجہ سے ہماری جماعت کسی طرح ان سے تعلق نہیں رکھ سکتی اور نہ ہمیں تعلق کی حاجت ہے……ارشاد مرزا غلام احمد قادیانی، مندرجہ رسالہ ’’تشحیذ الاذہان‘‘ قادیان ج:۶، نمبر:۳، ص:۳۱۱۔ ناقل) دودھ سے تشبیہ دی تھی اور اپنی جماعت کو تازہ دودھ سے اور اپنے مقلدین کو ملت اسلامیہ سے میل جول رکھنے سے اجتناب کا حکم دیا تھا۔ علاوہ بریں ان کا بنیادی اصولوں سے انکار، اپنی جماعت کا نیا نام (احمدی) مسلمانوں کی قیام نماز سے قطع تعلق، نکاح وغیرہ کے معاملات میں مسلمانوں سے بائیکاٹ اور ان سب سے بڑھ کر یہ اعلان کہ دنیائے اسلام کافر ہے، یہ تمام امور قادیانیوں کی علیحدگی پر دال ہیں۔ بلکہ واقعہ یہ ہے کہ وہ اسلام سے اس سے کہیں دور ہیں، جتنے سکھ، ہندوؤں سے، کیونکہ سکھ ہندوؤں سے باہمی شادیاں کرتے ہیں، اگرچہ وہ ہندو مندروں میں پوجا نہیں کرتے، اس امر کو سمجھنے کے لئے کسی خاص ذہانت یا غور وفکر کی ضرورت نہیں ہے کہ جب قادیانی مذہبی اور معاشرتی معاملات میں علیحدگی کی پالیسی اختیار کرتے ہیں پھر وہ سیاسی طور پر مسلمانوں میں شامل رہنے کے لئے کیوں مضطرب ہیں؟‘‘ (حرف اقبال، ص:۱۳۷،۱۳۸)

## ۱۲:… قادیانی مذہبی سٹے باز:

’’ہندوستان میں کوئی مذہبی سٹے باز اپنی اغراض کی خاطر ایک نئی جماعت کھڑی کر سکتا ہے اور یہ لبرل حکومت اصل جماعت کی وحدت کی ذرہ بھر پروا نہیں کرتی۔ بشرطیکہ یہ مدعی اسے اپنی اطاعت اور وفاداری کا یقین دلا دے اور اس کے پیرو حکومت کے محصول ادا کرتے رہیں۔ اسلام کے حق میں اس پالیسی کا مطلب ہمارے شاعر عظیم اکبر نے اچھی طرح بھانپ لیا تھا، جب اس نے اپنے مزاحیہ انداز میں کہا:

گورنمنٹ کی خیر یارو مناؤ
انا الحق کہو اور پھانسی نہ پاؤ‘‘

(حرف اقبال، ص:۱۲۵)

## ۱۳:… قادیانی غداران اسلام:

’’فتوحات کی متعلقہ عبارتوں کو پڑھنے کے بعد میرا یہ اعتقاد ہے کہ ہسپانیہ کا یہ عظیم الشان صوفی (شیخ محی الدین ابن عربی) محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت پر اسی طرح ایمان رکھتا ہے جس طرح کہ ایک راسخ العقیدہ مسلمان رکھ سکتا ہے۔ اگر شیخ کو اپنے صوفیانہ کشف میں یہ نظر آ جاتا کہ ایک روز مشرق میں چند ہندوستانی، شیخ کی صوفیانہ نفسیات کی آڑ میں پیغمبر اسلام کی ختم نبوت کا انکار کر دیں گے تو یقیناً علمائے ہند سے پہلے مسلمانان عالم کو ایسے غداران اسلام سے متنبہ کر دیتے۔‘‘ (حرف اقبال)

## ۱۴:… قادیانی ڈرامہ:

’’ان لوگوں کی قوت ارادی پر ذرا غور کرو جنہیں الہام کی بنیاد پر یہ تلقین کی جاتی ہے کہ اپنے سیاسی ماحول کو اٹل سمجھو، پس میرے خیال میں وہ تمام ایکٹر جنہوں نے احمدیت کے ڈرامہ میں حصہ لیا ہے، زوال وانحطاط کے ہاتھوں میں محض سادہ کٹ پتلی بنے ہوئے تھے۔‘‘ (حرف اقبال)

## ۱۵:… قادیانی ملحدانہ اصطلاحات:

’’اسلامی ایران میں موبدانہ اثر کے ماتحت ملحدانہ تحریکیں اٹھیں اور انہوں نے بروز، حلول، ظل وغیرہ (قادیانی) اصطلاحات وضع کیں تاکہ تناسخ کے اس تصور کو چھپا سکیں، ان اصطلاحات کا وضع کرنا اس لئے لازم تھا کہ وہ مسلم کے قلوب کو ناگوار نہ گزریں، حتیٰ کہ مسیح موعود کی (قادیانی) اصطلاح بھی اسلامی نہیں بلکہ اجنبی ہے اور اس کا آغاز بھی اسی موبدانہ تصور میں ملتا ہے۔ یہ اصطلاح ہمیں اسلام کے دور اول کی تاریخی اور مذہبی ادب میں نہیں ملتی۔‘‘

(حرف اقبال، ص:۱۲۳،۱۲۴)

## ۱۶:… قادیانیت، اسلامی وحدت کے لئے خطرہ:

’’مسلمان ان تحریکوں کے معاملہ میں زیادہ حساس ہے جو اس کی وحدت کے لئے خطرناک ہیں۔

چنانچہ ہر ایسی مذہبی جماعت جو تاریخی طور پر اسلام سے وابستہ ہو، لیکن اپنی بنائی نبوت پر رکھے اور بزعم خود اپنے الہامات پر اعتقاد نہ رکھنے والے تمام مسلمانوں کو کافر (کل مسلمان جو حضرت مسیح موعود کی بیعت میں شامل نہیں ہوئے خواہ انہوں نے حضرت مسیح موعود کا نام بھی نہیں سنا، وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں...... بیان مرزا محمود، خلیفہ قادیان، مندرجہ ''آئینہ صداقت'' ص:۳۵) سمجھے، مسلمان اسے اسلام کی وحدت کے لئے ایک خطرہ تصور کرے گا اور یہ اس لئے کہ اسلامی وحدت نبوت سے ہی استوار ہوتی ہے۔'' (حرف اقبال، ص:۱۲۲، مرتبہ لطیف احمد شیروانی)

## ۱۷:... قادیانیت کے خلاف شدت احساس:

''ہندی مسلمانوں نے قادیانی تحریک کے خلاف جس شدت احساس کا ثبوت دیا ہے وہ جدید اجتماعیات کے طالب علم پر بالکل واضح ہے۔ عام مسلمان جسے پچھلے دن سول اینڈ ملٹری گزٹ میں ایک صاحب نے ملازدہ کا خطاب دیا تھا، اس تحریک کے مقابلہ میں حفظ نفس کا ثبوت دے رہا ہے۔ اگر چہ اسے ختم نبوت کے عقیدہ کی پوری سمجھ نہیں، نام نہاد تعلیم یافتہ مسلمانوں نے ختم نبوت کے تمدنی پہلو پر کبھی غور نہیں کیا اور مغربیت کی ہوا نے اسے حفظ نفس کے جذبہ سے بھی عاری کردیا ہے۔'' (حرف اقبال، ص:۱۲۱)

## ۱۸:... قادیانی، تلعب بالدین:

''حکومت کو موجودہ صورت حالات پر غور کرنا چاہئے اور اس معاملہ میں جو قومی وحدت کے لئے اشد اہم ہے عام مسلمانوں کی ذہنیت کا اندازہ لگانا چاہئے۔ اگر کسی قوم کی وحدت خطرے میں ہو تو اس کے لئے اس کے سوا چارہ کار نہیں رہتا کہ وہ معاندانہ قوتوں کے خلاف مدافعت کرے۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ مدافعت کا کیا طریقہ ہے؟ اور وہ طریقہ یہی ہے کہ اصل جماعت جس شخص کو تلعب بالدین کرتے پائے اس کے دعاوی کو تحریر و تقریر کے ذریعہ سے جھٹلایا جائے۔ پھر یہ کیا مناسب ہے کہ اصل جماعت کو رواداری کی تلقین کی جائے حالانکہ اس کی وحدت خطرہ میں ہو اور باغی گروہ کو تبلیغ کی پوری اجازت ہو، اگر چہ وہ تبلیغ جھوٹ اور دشنام سے لبریز ہو۔'' (حرف اقبال، ص:۱۲۶)

## ۱۹:... قادیانی خدمات کا صلہ:

علامہ اقبال، قادیانی تحریک کو انگریز کی آلہ کار سمجھتے تھے، اس لئے انہوں نے انگریزی حکومت سے طنزاً فرمایا کہ: ''اگر کوئی گروہ (یعنی قادیانی) جو اصل جماعت کے نقطہ نظر سے باغی ہے، حکومت کے لئے مفید ہو تو حکومت اس کی ''خدمات کا صلہ'' دینے کی پوری طرح مجاز ہے، دوسری جماعتوں کو اس سے کوئی شکایت پیدا نہیں ہو سکتی، لیکن یہ توقع رکھنی بے کار ہے کہ خود (مسلمانوں کی) جماعت ایسی قوتوں کو نظر انداز کردے جو اس کے اجتماعی وجود کے لئے خطرہ ہیں۔'' (حرف اقبال، ص:۱۲۶)

## ۲۰:... قادیانی پالیسی:

''میں نے (سابقہ بیان میں) اس امر کی وضاحت کردی تھی کہ مذہب میں عدم مداخلت کی پالیسی ہی ایک ایسا طریقہ ہے جسے ہندوستان کی موجودہ حکمران قوم اختیار کر سکتی ہے۔ اس کے علاوہ کوئی پالیسی ممکن ہی نہیں، البتہ مجھے یہ احساس ضرور ہے کہ یہ پالیسی مذہبی جماعتوں کے فوائد کے خلاف ہے۔ اگر چہ اس سے بچنے کی راہ کوئی نہیں، جنہیں خطرہ محسوس ہو انہیں خود اپنی حفاظت کرنی پڑے گی، میری رائے میں حکومت کے لئے بہترین طریق کار یہ ہوگا کہ وہ قادیانیوں کو ایک الگ جماعت تسلیم کرلے۔ یہ قادیانیوں کی پالیسی کے عین مطابق ہوگا۔'' (حرف اقبال، ص:۱۲۸، ۱۲۹)

## ۲۱:... اسلام اور ملک دونوں کے غدار:

''میں اپنے ذہن میں اس امر کے متعلق کوئی شبہ نہیں پاتا کہ احمدی، اسلام اور ہندوستان دونوں کے غدار ہیں۔ (اس وقت ہندوستان انگریزی سامراج کے زیر تسلط تھا، اور قادیانی انگریزی سلطنت کی بقاء و استحکام کے لئے سرتوڑ کوشش کررہے تھے... ناقل)۔'' (پنڈت نہرو کے جواب میں، بحوالہ ''کچھ پرانے خطوط'' ج:۱ ص:۲۹۳، مرتبہ جواہر لال نہرو، مطبوعہ جامعہ لمیٹڈ دہلی (انڈیا) مترجمہ عبدالمجید الحریری ایم اے، ایل ایل بی)

## ۲۲:... قادیانیت کا وظیفہ:

''مسلمانوں کے مذہبی تفکر کی تاریخ میں احمدیت کا وظیفہ ہندوستان کی موجودہ سیاسی غلامی کی تائید میں الہامی بنیاد فراہم کرنا ہے۔'' (حرف اقبال)

## ۲۳:... قادیانی تفریق:

''قادیانیوں کی تفریق کی پالیسی کے پیش نظر، جو انہوں نے مذہبی اور معاشرتی معاملات میں ایک نئی نبوت کا اعلان کرکے اختیار کی ہے، خود حکومت کا فرض ہے کہ قادیانیوں اور مسلمانوں کے بنیادی اختلافات کا لحاظ رکھتے ہوئے آئینی قدم اٹھائے۔'' (حرف اقبال)

## ۲۴:... قادیانی مقصد:

''قادیانی جماعت کا مقصد پیغمبر عرب کی اُمت سے ہندوستانی پیغمبر کی اُمت تیار کرنا ہے۔'' (حرف اقبال)

## ۲۵:... قادیانی جرم:

''قرآن کریم کے بعد نبوت دوئی کا دعویٰ تمام انبیائے کرام کی توہین ہے، یہ ایک ایسا جرم ہے جس کو کبھی معاف نہیں کیا جاسکتا۔ ختمیت کی دیوار میں سوراخ کرنا دینیات کے تمام نظام کو درہم برہم کردینے کے مترادف ہے، قادیانی فرقہ کا وجود عالم اسلامی، عقائد اسلام، شرافت انبیاء، خاتمیت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور کاملیت قرآن کے لئے قطعاً مضر و منافی ہے۔'' (فیضان اقبال، ص:۳۳۵)

☆☆............☆☆

# ”چمنستانِ ختم نبوت کے گلہائے رنگارنگ“

## کاروان مجلس تحفظ ختم نبوت کے حوالے سے ایک عظیم علمی، ادبی، سوانحی اور تاریخی شاہکار دستاویز

مولانا عبدالقیوم حقانی

کتاب کے مصنف حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ ایک فاضل عالم اور مشاق اہل قلم ہیں، ان کی دیگر تالیفات کی طرح اس کتاب میں بھی ان کے مطالعہ کی وسعت، واقعات کی تلاش و تحقیق کی محنت اور سوانح کو عمدہ ترتیب سے پیش کرنے کی صلاحیت نمایاں ہے، اختصار و اجمال کے باوجود انہوں نے صاحب تذکرہ کے احوال اس طرح جمع کردیے ہیں کہ تشنگی کا احساس تک نہیں ہوتا۔

زبان کی صفائی، روزمرہ اور محاوروں کی صحت اور نزاکت خیال میں مصنف نے ملتان میں دہلی اور لکھنؤ کی یاد تازہ کردی۔

ماہنامہ لولاک کے اداریٔ کالموں، مضامین و مقالات کے ذریعہ علمی، ادبی، قلمی تحریری اور تبلیغی حوالے سے مولانا اللہ وسایا مدظلہ کی امانت، قلم اور شجاعت قلب و ذہن کا اثر قائم ہوا ان کی اداریٔ تحریروں نے خاص طور پر اہل نظر سے داد حاصل کی۔ فراق یاراں، یاد دلبراں، شیخ الہندؒ کے دیس میں اور زیر نظر کتاب میں عشق رسول اور ناموس رسالت کے تحفظ کی فکر اور جذبہ کی اصابت وصلابت کے ساتھ ان کا اسلوب بڑا شگفتہ شائستہ اور شستہ ہے ان کی تاثیر و افادیت اور نافعیت مسلم ہے۔ وفیات اور تذکرہ و سوانح کے حوالے سے ان کے تحریری شہ کارشہ پاروں کو یکجا کرکے امر مستحسن انجام دیا گیا ہے۔

مجھے اس اعتراف میں افتخار ہے کہ اگر میں ان کے مضامین مقالات اور تالیفات کا مطالعہ نہ کرتا تو ایک جید عالم، ایک عظیم دانشور، ایک محقق مورخ اور منجھے ہوئے ادیب کی بصیرت افروز نکتہ آفرینی اور دینی حمیت سے ناواقفیت کا افسوس رہتا۔

گزشتہ نصف صدی میں برصغیر پاک و ہند بلکہ عالم اسلام کی ایسی کتنی باکمال، پُرفیض، عاشقان رسول، پروانہ ہائے شمع رسالت اور دینی و روحانی، علمی و ادبی، تحریکی و جماعتی اور اسلامی خدمات کے حوالے سے ہمہ جہتی اور بابرکت شخصیتیں ہیں جن کے وجود ظاہری سے دنیا محروم ہوئی لیکن ان کا وجود معنوی اور روحانی ان کے تذکروں و سوانح، ان کے حالات و خیالات، ان کی مساعی و نظریات اور ان کے مشن و پیغامات اور ان کے مستحسن ذکر سے محسوس کیا جاسکتا ہے ”چمنستان ختم نبوت کے گلہائے رنگارنگ“ میں ایسے نفوس قدسیہ کا تذکرہ و سوانح، حالات و حکایات اور ذکر ایسے قلم سے ہے جس کی روشنائی میں خود ان ارباب علم و فضل کے تعلق و توجہ کی چمک شامل رہی ہے۔

تین جلدوں پر مشتمل اس کتاب میں ۹۴۴ر شخصیتیں ہیں ان میں اہل دل بھی ہیں، اہل علم بھی، اصحاب فکر و دانش بھی، صاحب دعوت و عزیمت بھی، تحریک تحفظ ناموس رسالت کے پروانے بھی ہیں، لیلائے ختم نبوت کے دیوانے بھی، مجلس تحفظ ختم نبوت کے عمائدین بھی، قائدین بھی اور کارکن و خدام اور والہین و مخلصین بھی۔

اساتذہ و تلامذہ ہیں، شیوخ و محدثین ہیں، ادیب و مورخین ہیں، دین و ملت کے خادمین ہیں، جماعتی احباب ہیں اور تحفظ ختم نبوت کے رشتۂ وحدت سے منسلک عزیز و اقارب ہیں۔

مولانا اللہ وسایا مدظلہ تحریر فرماتے ہیں:

”وہ تمام حضرات جنہوں نے عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے خدمات سرانجام دیں ان سب کا احاطہ تو پھر بھی ممکن نہیں تھا تاہم جتنا ہوگیا غنیمت ہے اس میں شیعہ، سنی، بریلوی، دیوبندی، اہلحدیث کی تقسیم، سیاسی غیر سیاسی، کانگریسی، مسلم لیگی کا امتیاز مسٹر اور ملا کے فرق کے بغیر جس نے ختم نبوت کے لئے جو خدمات انجام دیں ان کے تھوڑے یا زیادہ حالات جمع ہوگئے ہیں۔“ (جلد:۱۰/۱)

فاضل جلیل تذکرہ نگار کی شخصیت میں مذکورہ صفات خود جمع ہیں بجز سربراہ مملکت کے، لیکن اللہ تعالیٰ نے مجلس تحفظ ختم نبوت کی خدمت و ذمہ داریاں جس طرح ان کے لئے مقدر فرمائیں یہ مملکت علم و دین اور ریاست دعوت و جہاد کی سربراہی ہی کہلائی جائے گی، بایں ہمہ لطف و لذت، عشق و محبت، خلوص و للٰہیت اور حسن و تاثیر سے تحریر خالی نہیں رہتی۔

مولانا اللہ وسایا کے قلم کی نمایاں خصوصیت غیر معمولی سادگی توازن اور حقیقت بیانی ہے روایات، حکایات اور کرامات کا حصہ مروجہ سوانحات میں ہمیشہ عقل و خرد کے لئے حیرت کا سامان ہوتا ہے مگر یہ کتاب اس سے خالی ہے، یہ مولف کی انفرادیت اور

امتیاز ہے۔جس کی وجہ سے یہ کتاب مروجہ تذکروں اور سوانحات سے ممتاز ہے۔

میرے ایک فاضل دوست نے بجا کہا اور اپنے تبصرہ میں مبالغہ سے کام نہیں لیا، بلکہ بڑی خوبصورتی سے دل کی بات کہہ دی کہ ''مولانا اللہ وسایا صاحب نے بقول امیر خسروؒ ''صورت گرنقاش نے ارباب فن وکمال کو مات کردیا بنابریں مجھے بھی یہ کہنے کا حق حاصل ہے کہ مولف نے علمی ادبی تاریخی اور قلمی حوالے سے وہ صورتیں بنائیں جنہوں نے آنکھوں کو نرم اور ٹھنڈی روشنی سے بھردیا۔

''فراق یاراں، یاد دلبراں، شیخ الہندؒ کے دیس میں'' اوران سب سے بڑھ کر عظیم تر کارنامہ ایک تحقیقی و علمی دستاویز ''احتساب قادیانیت'' (ساٹھ جلدیں جو ان کی جدوجہد، شبانہ روز محنت، مجاہدہ و ریاضت اور مخلصانہ مساعی سے مکمل ہوئیں) مولف کا عظیم تاریخی کارنامہ ہے۔ مولانا اللہ وسایا نے عمر کے حوالے سے ابھی اتنی زندگی نہیں پائی جسے ایک طویل زندگی قرار دیا جاسکے لیکن ان کی علمی، دعوتی، تبلیغی ادبی تاریخی اور تحریکی کاوشوں بلکہ جان فشانیوں کا حساب کیا جائے تو یہ قلیل عرصہ حیات اپنی معنویت کے لحاظ سے گویا صدی پر محیط ہے۔جس کی ایک ادنیٰ جھلک بلکہ ایک مستحکم شہادت زیر نظر کتاب بھی ہے، تحریر وتقریر، تعلیم و تدریس، تبلیغ و تلقین، سارقان ختم نبوت کا تعاقب و جہاد اور تحفظ ختم نبوت کے مشن میں ہر لحہ دینی حمیت اور ملی غیرت کے ساتھ ساری انسانیت کی ہدایت کے لئے طلب اور امت کو تحفظ ناموس رسالت اور عشق رسول کی وحدت کی لڑی میں پرونے کی تڑپ نے خود ان کو بھی سیکھنے سمجھنے اور اس سے بھرپور فائدہ اٹھانے کے لائق بنادیا ہے۔

اس کتاب میں مذکور تمام شخصیات کے تذکروں اور سوانح کے اندر اللہ تعالیٰ نے سلف صالحین کی خصوصیات رکھیں تھیں، ایک قابل تقلید اور لائق صد رشک مولف نے تمام لوگوں اور عامۃ المسلمین کے لئے اسے کارآمد سرمایہ بنادیا ہے، اس سرمایہ کو پیش کیا جانا ضروری تھا، لائق مصنف نے اس فرض کو جس خوبی سے ادا کیا ہے، اس کا اندازہ کتاب کے مطالعہ ہی سے کیا جاسکتا ہے۔

مجھے افسوس ہے کہ مجلس تحفظ ختم نبوت کے حوالے سے مجھے مولانا کی خدمت ورفاقت اور مستقل صحبت کی سعادت حاصل نہ ہوسکی، چناب نگر کی سالانہ ختم نبوت کانفرنس میں سرراہ علیک سلیک یا مدارس کے سالانہ جلسوں، مختلف اضلاع میں تحفظ ختم نبوت کے اجتماعات میں واجبی ملاقات اور بعض اوقات مکاتبت سے نصف ملاقات کے تبرک سے ضرور بہرہ ور ہوتا رہا تاہم ماہنامہ لولاک جب سے حضرت کی ادارت میں آیا تب سے ان کے ادارتی کالم، وفیات، اسفار کی روئیداد اور مجاہدین ختم نبوت کے تذکرے لازماً پڑھتا بلکہ ہر اگلے پرچے کا بے چینی سے انتظار کرتا رہا۔

مجھے ان سے علمی، قلمی اور مطالعاتی صحبت کا شرف ضرور حاصل ہے، میری یہ دلی تمنا تھی کہ اس حوالے سے بھی حضرت کے قلمی افادات کتابی صورت میں ڈھل کر منظر عام پر آئیں امت کو نفع ہو بالخصوص نو آموز قلم کاروں کو، نو وارد اسلامی صحافت کے طالب علموں کو، مجلس تحفظ ختم نبوت کے نو آموز ادیبوں اور تذکرہ نویسوں کو اور مورخین و مصنفین کو منہج، لائحۂ عمل اور اہداف کے حوالے سے روشن سنگ میل، واضح نشان راہ سے بھرپور استفادہ کا موقع مل سکے۔ خدا کا شکر ہے ''چمنستان ختم نبوت کے گلہائے رنگارنگ'' کی صورت میں یہ تمنا برآئی ہے۔

پہلی جلد میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما، امرائ، نظماء، اراکین مجلس شوریٰ اور مبلغین کا تذکرہ ہے، امرائ میں امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ سے لے کر حکیم العصر حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ اور سید نفیس الحسینی شاہؒ تک، مرکزی نظماء میں مولانا عبدالرحیم اشعرؒ سے لے کر مولانا محمد حیاتؒ تک، مرکزی شوریٰ کے اراکین میں ابراہیم بہاول پوری سے لے کر حکیم قاری محمد تک، مبلغین میں مولانا محمد سے لے کر مولانا یار محمد تک کا ایمان افروز تذکرہ نور بصیرت کا باعث بنتا ہے، تذکرہ حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ، مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ، مولانا محمد علی جالندھریؒ، مولانا لال حسین اخترؒ، مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ، مولانا خواجہ خان محمدؒ، مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ، مولانا عبدالرحیم اشعرؒ، مولانا مفتی احمد الرحمنؒ، مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ، سید نفیس الحسینیؒ، مولانا محمد شریف جالندھریؒ، مولانا منظور احمد چنیوٹیؒ، مولانا مفتی محمودؒ، مولانا غلام غوث ہزارویؒ اور کاروان مجلس تحفظ ختم نبوت کے ۹۴۳ ارکان کا ہو اور قلم مولانا اللہ وسایا کا تو محال ''چمنستان ختم نبوت کے گلہائے رنگارنگ'' سے ایک علمی دنیا کو مزین اور معطر کردیا جائے گا۔

مولانا اللہ وسایا مدظلہ کی یہ تحریریں ماہ و سال کی بندشوں سے ماوراء ہیں، ان کی پذیرائی بہرحال ہونی چاہیے۔ اہل ایمان، عاشقان رسول، محبین والہین اور مخلصین تحفظ ختم نبوت اور جمیع مسلمین کا یہ ایمانی، اخلاقی اور منصبی فریضہ بنتا ہے کہ اس کتاب کو گھر گھر پہنچائیں اور فروغ علم وقلم، فروغ ادب وتاریخ اور فروغ مشن تحفظ ختم نبوت میں اپنے اپنے حصے کا بھرپور کردار ادا کریں۔

جلد اول ۱۱۸ تک، جلد دوم: ۵۰۴ تک اور جلد سوم: ۹۴۴ تک شخصیات پر مشتمل ہے، تینوں جلدوں کا حجم ۱۶۷۲ صفحات ہیں اور مجموعی ہدیہ ۱۰۰۰ روپے ہے۔ ناشر: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، حضوری باغ روڈ ملتان ہے۔فون: 061-4783486

☆☆..................☆☆

# حضرت امیر شریعت سیّد عطاء اللہ شاہ بخاری رحؒ

مولانا توصیف احمد

حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ یکم ربیع الاول ۱۳۱۰ ہجری (۱۸۹۱) عیسوی کی چاند رات کو پٹنہ میں پیدا ہوئے۔ ددھیال کی طرف سے آپ کا نام سید عطاء اللہ شاہ بخاری، ننھیال کی طرف سے شرف الدین رکھا گیا۔ والد ماجد کا نام ضیاء الدین رحمۃ اللہ علیہ، دادا کا نام نور الدین رحمۃ اللہ علیہ، اور پردادا کا نام سید محمد شاہ رحمۃ اللہ علیہ تھا۔ شاہ جی رحمۃ اللہ علیہ کا سلسلہ نسب ۳۹ ویں پشت میں حضرت امام حسنؓ سے ملتا ہے۔ چار برس کے تھے کہ والدہ کا سایہ عاطفت سر سے اٹھ گیا۔ فارسی کی کتابیں ننھیال ہی میں پڑھیں۔ ۱۹۱۴ء میں امرتسر سکونت اختیار کی۔ مولانا نور احمد رحمۃ اللہ علیہ سے تفسیر قرآن، مولانا غلام مصطفیٰ قاسمی رحمۃ اللہ علیہ سے فقہ، مفتی محمد حسن رحمۃ اللہ علیہ سے حدیث پڑھی۔ قرآن پاک دادا جی رحمۃ اللہ علیہ سے حفظ کیا۔ غضب کے خوش الحان تھے۔ تلاوت کرتے تو مسجد کے دروازہ پر مسلمانوں کے علاوہ ہندوؤں کی بھیڑ لگ جاتی تھی۔

حضرت شاہ جی رحمۃ اللہ علیہ میں گدی نشینوں کی سی انسان آزاری بالکل نہ تھی۔ البتہ ان میں اپنے سید ہونے کا جائز فخر تھا اور اس فخر و شرف کا تذکرہ کرتے۔ ایک دن دہلی دروازہ کے باغ میں مدح صحابہ کرامؓ پر تقریر کر رہے تھے کہ کسی نے اعتراض کیا۔ شاہ جی رحمۃ اللہ علیہ غضب کرتے ہو؟ سید ہو کے ابوبکرؓ و عثمانؓ کی مدح؟۔ بس تاؤ میں آ گئے۔ اپنے گھنگریالے بالوں پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا تم کون ہو مجھے ٹوکنے والے۔ جاؤ میں علی کا بیٹا، ابوبکرؓ و عثمانؓ کی مدح کرتا ہوں۔ یہ علیؓ کا بیٹا ہی جانتا ہے کہ ان کا رتبہ کیا ہے۔ ارے غیرے بچ کلیاں کیا جانیں کہ شیخین کا مقام کیا ہے۔

۱۳ اپریل ۱۹۱۹ء کو امرتسر کے لوگ اپنے سرکردہ راہنماؤں کی گرفتاری کے خلاف احتجاج کرنے جلیاں والا باغ میں اکٹھے ہوئے۔ لیکن جنرل ڈائر کی گولیوں کا نشانہ بن گئے اور پانچ سو ہندوستانی موت کی وادی میں چلے گئے اور لاتعداد زخمی ہوئے۔ اس اندوہناک واقعہ سے ملک کی تاریخ پلٹا کھا گئی اور سیاسی لیڈر شپ پہلے ہاتھوں سے نکل کر نئے ہاتھوں میں آ گئی۔ یہ زمانہ مہاتما گاندھی، مولانا ابوالکلام آزاد رحمۃ اللہ علیہ، پنڈت موتی لال نہرو کا سر آغاز تھا۔ ملک اس نئی لیڈر شپ کے ہاتھ میں جا رہا تھا۔ شاہ جی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ مولانا ابوالکلام آزاد رحمۃ اللہ علیہ کے "الہلال" نے ان کی کایا پلٹ دی اور مولانا ظفر علی خانؒ کے "زمین دار و ستارہ صبح" نے انہیں حریت پسندوں کے قافلے میں شامل کر دیا۔ اس کے بعد جلسہ عام میں شاہ جی رحمۃ اللہ علیہ کی تقریر ہوئی۔ ان تقاریر سے آپ کی سیاسی زندگی کا آغاز ہوا۔

حضرت شاہ جی رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۹۴۹ء میں مجلس تحفظ ختم نبوت کی بنیاد رکھی اور آپ ہی امیر اول منتخب ہوئے۔ آپ محبت رسول ﷺ سے مالا مال ایک خوبصورت شخصیت کے مالک تھے۔ شاہ جی رحمۃ اللہ علیہ بلاشبہ برصغیر پاک و ہند کے سب سے بڑے خطیب تھے۔ ان کی پوری زندگی تحفظ ختم نبوت میں گزری۔

حضرت شاہ جی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ "زندگی کیا ہے۔ تین چوتھائی ریل میں کٹ گئی۔ ایک چوتھائی جیل میں۔ جتنے دنوں باہر رہا لوگ گلے کا ہار ہوتے رہے۔ آج کلکتہ کل ڈھاکا، ڈھاکا سے لکھنؤ لکھنؤ سے بمبئی، پھر آگرہ، آگرہ سے دہلی، دہلی سے لاہور، لاہور سے پشاور، پشاور سے کراچی، ذرا ہندوستان کے دیہات اور قصبات کا اندازہ کر لو۔ ہر کہیں گھوما پھرا ہوں۔ سال کے تین سو پینسٹھ دنوں میں تین سو چھیاسٹھ تقریریں کی ہوں گی۔ دن کہیں، صبح کہیں، شام کہیں، رات کہیں۔" حضرت شاہ جی رحمۃ اللہ علیہ ایک سچے عاشق رسول تھے۔ آپ کے ہر لفظ سے محبت رسول چھلکتی تھی۔ ۱۹۵۰ء میں حضرت امیر شریعت رحمۃ اللہ علیہ نے ختم نبوت کی حفاظت کے متعلق تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ: "ختم نبوت کی حفاظت میرا جزو ایمان ہے۔ میں آپ ﷺ کے سوا کسی کا نہیں۔ نہ اپنا، نہ پرایا، میں آپ ﷺ کا ہوں اور آپ ﷺ میرے ہیں۔ جن کے حسن و جمال کو خود رب کعبہ نے قسمیں کھا کھا کر آراستہ کیا ہو۔ میں ان کے حسن و جمال پر نہ مرمٹوں تو لعنت ہے مجھ پر اور لعنت ہے ان پر جو آپ ﷺ کا نام تو لیتے ہیں۔ لیکن سارقوں کی خیرہ چشمی کا تماشہ دیکھتے ہیں۔"

حضرت شاہ جی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک دفعہ تقریر میں فرمایا: قادیان کانفرنس کے خطبے پر دفعہ ۱۵۳ کے تحت مجھ پر مقدمہ چلایا جا رہا ہے۔ اس کی سزا زیادہ سے زیادہ صرف دو سال قید ہے۔ میرا جرم یہ ہے کہ میں محمد رسول اللہ ﷺ کا خادم ہوں۔ اس جرم میں یہ سزا

بہت کم ہے۔ میں رسول اللہ کی ناموس پر ہزار جان سے قربان ہونے کو تیار ہوں۔ مجھے شیروں اور چیتوں سے ٹکڑے ٹکڑے کرا دیا جائے اور کہا جائے کہ تجھے بجرم عشق مصطفی ﷺ یہ تکلیفیں دی جارہی ہیں تو میں خندہ پیشانی سے اس سزا کو قبول کروں گا۔ میرا آٹھ سالہ بچہ عطاء المنعم اور اس جیسے خدا کی قسم ہزار بچے رسول اللہ ﷺ کی کفش پر سے نچھاور کردوں گا۔

ایک دفعہ مرزا قادیانی کا پوسٹ مارٹم کرتے ہوئے کہا کہ ”ستم دیکھئے لوگ کس قدر بے بصیرت ہیں۔ کتنے عاقبت نااندیش ہیں کہ لباس نبوت کس کے بدن پر مزین کرنے کی سعی میں مصروف ہیں۔ جسے گڑ اور مٹی کے ڈھیلے میں تمیز نہیں۔ جسے جوتا پہننے کا سلیقہ نہیں۔ دایاں بائیں میں، بایاں دائیں میں۔ گڑ سے استنجا کیا جارہا ہے اور مٹی کھائی جارہی ہے۔

دیکھا! آپ ﷺ کی عزت پر ڈاکہ ڈالا تو خدائے غیور نے عقل ہی سلب کرلی اور مخبوط الحواس بنادیا۔ تصویر کا ایک رخ تو یہ ہے کہ مرزا غلام قادیانی میں یہ کمزوریاں اور عیوب تھے۔ اس کے نقوش میں توازن نہ تھا۔ قدوقامت میں تناسب نہ تھا۔ اخلاق کا جنازہ تھا۔ کریکٹر کی موت تھا۔ سچ کبھی بولتا نہ تھا۔ معاملات کا درست نہ تھا۔ بات کا پکا نہ تھا۔ بزدل اور ٹوڈی تھا۔ تقریر و تحریر ایسی کہ پڑھ کر متلی ہونے لگتی ہے۔

اگر اس میں کوئی کمزوری بھی نہ ہوتی۔ وہ مجسمہ حسن ہوتا۔ قویٰ میں تناسب ہوتا۔ چھاتی ۴۵ انچ ہوتی۔ کمر ایسی ہوتی کہ سی آئی ڈی کو بھی پتہ نہ چلتا، بہادر بھی ہوتا۔ مرد میدان ہوتا۔ کریکٹر کا آفتاب ہوتا۔ خاندان کا ماہتاب ہوتا۔ شاعر ہوتا۔ فردوسی وقت ہوتا۔ ابوالفضل اس کا پانی بھرتا۔ خیام اس کی چاکری کرتا۔ غالب اس کا وظیفہ خوار ہوتا۔ انگریزی کا شیکسپیئر اور اردو کا ابوالکلام آزاد ہوتا۔ پھر نبوت کا دعویٰ کرتا تو پھر کیا ہم اسے نبی مان لیتے؟ نہیں۔ نہیں۔

میں تو کہتا ہوں کہ اگر خواجہ غریب نواز اجمیریؒ، سید عبدالقادر جیلانیؒ، امام ابو حنیفہؒ، امام بخاریؒ، امام شافعیؒ، ابن تیمیہؒ، غزالیؒ، حسن بصریؒ، بھی نبوت کا دعویٰ کرتے تو کیا ہم انہیں نبی مان لیتے؟ علیؓ دعویٰ کرتے کہ جسے تلوار حق نے دی اور بیٹی نبی نے دی۔ سیدنا ابوبکر صدیقؓ، سیدنا عمر فاروقؓ، اور سیدنا عثمان غنیؓ بھی دعویٰ کرتے تو کیا بخاری انہیں نبی مان لیتا؟ نہیں اور ہرگز نہیں۔ آپ ﷺ کے بعد کائنات میں کوئی انسان ایسا نہیں جو تخت نبوت پر سج سکے اور تاج امامت و رسالت جس کے سر پہ ناز کرسکے۔ وہ ایک ہی ہے جس کے دم قدم سے کائنات میں نبوت سرفراز ہوئی۔“

ایک مرتبہ خواجہ ناظم الدین کو جھنجھوڑتے ہوئے کہا کہ ”کوئی ہے جو میری یہ ٹوپی خواجہ ناظم الدین کے پاؤں پر رکھ دے اور انہیں میری طرف سے یہ یقین دلائے کہ مجھے اپنا سیاسی حریف نہ سمجھیں۔ اگر وہ محسن کائنات جناب رسالت مآب ﷺ کے ناموس اور عزت کا تحفظ کردیں۔ تو میں اپنی زندگی میں ان کا خدمت گزار رہوں گا۔ حتیٰ کہ ان کی گلی میں اگر سؤر بھی ہوں گے تو انہیں بھی چراتا رہوں گا۔“

۱۶ر نومبر ۱۹۵۴ء کو نماز عشاء کے لئے آپ وضو کر رہے تھے کہ انہیں اپنی انگلی پر فالج کا اثر محسوس ہوا۔ فرمایا میں کلمہ پڑھنے لگا اور انگلی پر ”لا نبی بعدی“ کا ورد کرکے پھونکتا رہا تو اللہ نے فوراً شفاء دے دی۔ ۲ر جنوری ۱۹۶۱ء کو فالج کا دوسرا شدید حملہ ہوا۔ اس سے آپ بے بس ہوگئے۔ پھر اسی سال ۱۶ر مارچ کو دوبارہ حملہ ہوا جس نے آپ کے زبان اور گلے کو معطل کردیا۔ بیماری شاہانہ، علاج فقیرانہ۔ فقر و فاقہ کہاں متحمل ہوتے؟ نشتر میڈیکل کالج اور دیگر کئی حکماء سے علاج چلتا رہا۔ لیکن مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی۔

آخر ۲۱ر اگست ۱۹۶۱ء کو چھ بجکر ۵۵ منٹ پر سنوائی آ گئی۔ کلمہ طیبہ پڑھا اور اردو زبان کا یہ سب سے بڑا خطیب جس نے ایک تہائی صدی تک سیاسی قبرستانوں اور شرعی بت کدوں میں اذانیں دی تھیں اپنے خالق حقیقی سے جاملا۔ ۲۲ر اگست شام پانچ بجے کے لگ بھگ آپ کے فرزند اکبر سید ابوذر بخاریؒ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ دو لاکھ سے زائد افراد نے شرکت کی۔ شام ساڑھے چھ بجے انسانی عظمتوں اور شرافتوں کا یہ پیکر باغ لنگے خان کے نزدیک جلال باقری کے مشہور قبرستان میں ابدی نیند سوگیا۔ ☆☆

## قادیانی جماعت مرزا غلام احمد قادیانی کی نظر میں!

**درندوں سے بدتر جماعت:**

”بدی کا نیکی کے ساتھ جواب دینا سعادت کے آثار ہیں اور غصہ کو کھالینا اور تلخ بات کو پی جانا نہایت درجہ کی جوانمردی ہے مگر میں دیکھتا ہوں کہ یہ باتیں ہماری جماعت کے بعض لوگوں میں نہیں بلکہ بعض میں ایسی بے تہذیبی ہے کہ اگر ایک بھائی ضد سے اس کی چارپائی پر بیٹھا ہے تو وہ اس کو سختی سے اٹھانا چاہتا ہے اور اگر نہیں اٹھتا تو چارپائی کو الٹا کردیتا ہے اور اس کو نیچے گراتا ہے پھر دوسرا بھی فرق نہیں کرتا اور وہ اس کو گندی گالیاں دیتا ہے اور تمام بخارات نکالتا ہے۔ یہ حالات ہیں جو اس مجمع میں مشاہدہ کرتا ہوں۔ تب دل کباب ہوتا اور جلتا ہے اور بے اختیار دل میں یہ خواہش پیدا ہوتی ہے کہ اگر درندوں میں رہوں تو ان بنی آدم سے اچھا ہے۔“

(مجموعہ اشتہارات ص۲۲۱ تا ۲۲۲ ج اول روحانی خزائن ص۳۹۵، ۳۹۶ ج۶)

# نزولِ عیسیٰ علیہ السلام

## احادیث مرفوعہ جنہیں محدثین نے صحیح یا حسن قرار دیا ہے

پانچویں قسط

حضرت مولانا مفتی محمد شفیع رحمہ اللہ

۳۴:... حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عیسیٰ ابن مریم نازل ہوں گے، پس دجال ان کو دیکھتے ہی (خوف سے) ایسا پگھلنے لگے گا جیسے چربی پگھلتی ہے، پس وہ دجال کو قتل کریں گے اور یہودیوں کو اس کے پاس سے تتر بتر کردیں گے، پھر سب یہودی قتل کردیئے جائیں گے، حتیٰ کہ پتھر بھی پکارے گا کہ: اے اللہ کے بندے یہ یہودی ہے آ کر اسے قتل کردے۔" (مسلم، کنزالعمال بحوالہ ابن ابی شیبہ)

۳۵:...رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے سامنے خطبہ دیا اور فرمایا: سنو! مجھ سے پہلے جو نبی بھی آیا اس نے اپنی امت کو دجال سے ڈرایا ہے، وہ بائیں آنکھ سے کانا ہوگا، اس کی دائیں آنکھ پر ایک موٹی پھلی ہوگی، اس کی دو آنکھوں کے درمیان (پیشانی پر) "کافر" لکھا ہوا ہوگا، اس کے ساتھ دو وادیاں ہوں گی جن میں سے ایک جنت اور دوسری آگ ہوگی (مگر حقیقت برعکس ہوگی کہ) اس کی آگ جنت ہوگی اور جنت آگ۔ اس کے ساتھ دو فرشتے ہوں گے جو انبیاء (سابقین) میں سے دو نبیوں کے مشابہ ہوں گے، اگر میں چاہوں تو ان دونوں نبیوں کے نام اور ان کے آباؤ اجداد کے نام بھی بتا سکتا ہوں (مگر حاجت یا مصلحت نہیں، اس لئے نہیں بتاتا)۔ ان دو فرشتوں میں سے ایک دجال کے دائیں جانب ہوگا اور دوسرا بائیں جانب، اور یہ سب کچھ (لوگوں کی) آزمائش کے لئے ہوگا، چنانچہ دجال پوچھے گا: "کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟ کیا میں زندہ کرتا اور مارتا نہیں ہوں؟ ایک فرشتہ جواب دے گا کہ: تونے جھوٹ بولا ہے (مگر) یہ جواب سوائے اس کے ساتھی (فرشتے) کے کوئی آدمی نہ سن سکے گا اور وہ (ساتھ والا فرشتہ پہلے فرشتے سے) کہے گا کہ: تو نے سچ کہا ہے۔ اس جواب کو سب حاضرین سن لیں گے اور گمان کریں گے کہ یہ دوسرا (فرشتہ) دجال کی تصدیق کر رہا ہے (حالانکہ وہ پہلے فرشتہ کی تصدیق کر رہا ہوگا، جس نے دجال سے کہا تھا کہ تو نے جھوٹ بولا ہے)۔ پھر وہ روانہ ہوگا اور مدینہ (طیبہ کے قریب) پہنچے گا، مگر اس کو مدینہ میں داخل ہونے کی اجازت (قدرت) نہ ہوگی، چنانچہ وہ کہے گا کہ یہ اس آدمی کا شہر ہے (اسی لئے میں اس میں داخل نہ ہوسکا)۔ پھر وہ یہاں سے چل کر شام آئے گا تو عیسیٰ علیہ السلام نازل ہو جائیں گے اور "افیق" نامی گھاٹی کے پاس اسے قتل کریں گے۔ (مسند احمد، الدرالمنثور بحوالہ ابن ابی شیبہ)

۳۶:... حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو چیزیں دجال کے ساتھ ہوں گی میں انہیں دجال سے زیادہ جانتا ہوں، اس کے ساتھ دو نہریں ہوں گی جن میں سے ایک تو دیکھنے والوں کو بھڑکتی ہوئی آگ معلوم ہوگی، اور دوسری سفید پانی، پس تم میں سے جو اس کو پائے اسے چاہئے کہ (اپنی) آنکھیں بند کرلے اور پانی اس نہر سے پیئے جو دیکھنے میں آگ نظر آتی ہو، کیونکہ (حقیقت میں) وہ ٹھنڈا پانی ہوگا اور دوسری نہر سے بچتے رہنا کیونکہ وہی عذاب ہے اور جان لو کہ اس کی پیشانی پر "کافر" لکھا ہوا ہوگا، جسے وہ شخص بھی پڑھ لے گا جو لکھنا جانتا ہو اور وہ بھی جو لکھنا نہ جانتا ہو اور اس کی ایک آنکھ مسوح (مٹی ہوئی) ہوگی، اس پر ایک پھلی ہوگی۔

وہ آخری بار اردن کے علاقہ میں "افیق" نامی گھاٹی پر نمودار ہوگا، اس وقت جو شخص بھی اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہوگا اردن کے علاقہ میں موجود ہوگا (مسلمانوں اور دجال کے لشکر کے درمیان جنگ ہوگی جس میں) وہ ایک تہائی مسلمانوں کو قتل کردے گا، ایک تہائی کو شکست دے کر (بھگادے) گا اور ایک تہائی کو باقی چھوڑے گا۔ رات ہوجائے گی تو بعض مومنین بعض سے کہیں گے کہ تمہیں اپنے رب کی خوشنودی کے لئے اپنے (شہید) بھائیوں سے جاملنے (شہید ہوجانے) میں اب کس چیز کا انتظار ہے؟ جس کے پاس کھانے کی کوئی چیز زائد ہو وہ اپنے (مسلمان) بھائی کو دے دے، تم فجر ہوتے ہی (عام معمول کی بہ نسبت) جلدی نماز پڑھ لینا، پھر دشمن کے مقابلہ پر روانہ ہوجانا۔ پس جب یہ لوگ نماز کے لئے اٹھیں گے تو عیسیٰ علیہ السلام ان کے سامنے نازل ہوجائیں گے اور نماز ان کے ساتھ پڑھیں گے، نماز سے فارغ ہوکر وہ ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے فرمائیں گے کہ میرے اور دشمن خدا (دجال) کے درمیان سے ہٹ جاؤ (تاکہ مجھے دیکھ لے)... ابو حازم (جو اس حدیث کے راویوں میں سے ایک ہیں) کہتے ہیں کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ دجال (حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھتے ہی) ایسا پگھلے گا جیسے دھوپ میں چکنائی پگھلتی ہے اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا کہ (ایسا گھلے گا) جیسے نمک پانی میں گھلتا ہے اور اللہ دجال اور اس کے لشکر پر مسلمانوں کو مسلط کردے گا، چنانچہ وہ ان سب کو قتل کردیں گے،

حتی کہ شجر و حجر بھی پکاریں گے کہ: "اے اللہ کے بندے! اے رحمٰن کے بندے! اے مسلمان! یہ یہودی ہے، اسے قتل کردے۔" غرض اللہ تعالیٰ ان سب کو فنا کردے گا اور مسلمان فتحیاب ہوں گے، پس مسلمان صلیب کو توڑ دیں گے، خنزیر کو قتل کردیں گے اور جزیہ بند کردیں گے۔

مسلمان اسی حال میں ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ یاجوج و ماجوج کو باہر نکال دے گا، ان کی پہلی جماعت بحیرہ (طبریہ کا پانی) پی لے گی اور ان کی آخری جماعت جب وہاں پر پہنچے گی تو پہلی جماعت اس کا سارا پانی پی چکی ہوگی اور اس میں ایک قطرہ بھی نہ چھوڑا ہوگا، چنانچہ بعد میں آنے والی جماعت (بحیرہ طبریہ کو دیکھ کر) کہے گی کہ یہاں کسی زمانہ میں پانی کا اثر تھا۔

پس پیغمبر خدا (عیسیٰ علیہ السلام) اور ان کے پیچھے ان کے ساتھی آکر فلسطین کے ایک شہر میں داخل ہوجائیں گے جسے "لُد" کہا جاتا ہوگا۔

یاجوج ماجوج کہیں گے کہ اہل زمین پر تو ہم غلبہ پاچکے، آؤ اب آسمان والوں سے جنگ کریں اس وقت پیغمبر خدا (عیسیٰ علیہ السلام) اللہ سے دعا کریں گے، جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ اللہ ان کے حلق میں ایک قسم کا پھوڑا (یا زخم) پیدا کردے گا، جس کے باعث ان میں سے کوئی باقی نہ بچے گا۔ اب ان (کی لاشوں) کا تعفن مسلمانوں کو پریشان کرے گا تو عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام دعا کریں گے، چنانچہ اللہ یاجوج ماجوج (کی لاشوں) پر ایک ہوا بھیجے گا جو ان سب کو سمندر میں ڈال دے گی۔ (مستدرک حاکم، وکنز العمال بحوالہ ابن عساکر، یہ حدیث مسلم میں بھی مختصراً آئی ہے)

۳۷:... حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (قیامت کی بڑی بڑی علامات میں سے) ابتدائی علامات دجال اور نزول عیسیٰ ہیں اور ایک آگ جو عدن کی گہرائی سے نکلے گی (اور) لوگوں کو محشر کی طرف ہانک کر لے جائے گی۔ (الدر المنثور بحوالہ ابن جریر)

۳۸:... حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آفرینش آدم سے لے کر قیامت تک اللہ نے ایسا کوئی فتنہ نازل نہیں کیا (اور نہ کرے گا) جو دجال کے فتنہ سے زیادہ عظیم ہو اور میں نے اس کے بارے میں ایسی باتیں (علامات) بتادی ہیں کہ مجھ سے پہلے ایسی کسی نے نہیں بتائیں۔

اس کا رنگ گندمی ہوگا، بال پیچ دار ہوں گے، بائیں آنکھ مسوح (بے نور) ہوگی، اس کی (دائیں) آنکھ پر موتی پھلی ہوگی، مادر زاد اندھے اور ابرص کو تندرست کردے گا اور کہے گا کہ میں تمہارا رب ہوں۔"

پس جو شخص کہے گا کہ "میرا رب اللہ ہے۔" اس پر کوئی فتنہ (عذاب) نہ ہوگا اور جو شخص کہے گا کہ: تو میرا رب ہے، وہ فتنہ میں مبتلا ہوجائے گا (یعنی کافر ہونے کے باعث) جب تک اللہ چاہے گا وہ تمہارے اندر رہے گا، پھر عیسیٰ ابن مریم نازل ہوجائیں گے جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کرتے ہوئے انہی کی شریعت پر (کاربند) ہوں گے وہ ایک ہدایت یافتہ امام اور حاکم عادل ہوں گے اور دجال کو قتل کریں گے۔ (کنز العمال بحوالہ طبرانی، فتح الباری)

۳۹:... حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے (دیگر) صحابہ تو (آپ سے) خیر کے بارے میں پوچھتے تھے اور میں شر کے بارے میں پوچھا کرتا تھا، اس خوف سے کہ کہیں شر میں مبتلا نہ ہوجاؤں (اس حدیث کے آخر میں حضرت حذیفہ فرماتے ہیں کہ) میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ گمراہی کی دعوت دینے والوں کے بعد کیا واقعہ ہوگا؟ آپ نے فرمایا "خروج دجال" میں نے کہا: یا رسول اللہ! دجال کیا لائے گا؟ آپ نے فرمایا: "وہ ایک آگ اور ایک نہر لائے گا۔ پس جو شخص اس کی آگ میں گرے گا اس کا اجر ثواب یقینی ہوجائے گا اور اس کا گناہ (جو پہلے کبھی کیا ہوگا) معاف ہوجائے گا۔ میں نے کہا: یا رسول اللہ! پھر دجال (کے خروج) کے بعد کیا ہوگا؟ آپ نے فرمایا: "عیسیٰ ابن مریم" (نازل ہوں گے) میں نے کہا: "تو عیسیٰ ابن مریم" کے بعد کیا ہوگا؟ فرمایا: اگر کسی شخص کی گھوڑی بچہ دے گی تو قیامت آنے تک اس بچہ پر سواری کی نوبت نہیں آئے گی۔ (کنز العمال وابن عساکر بحوالہ ابن ابی شیبہ)

۴۰:... حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ غزوہ موتہ کے موقع پر (حضرت) خالد بن الولید (رضی اللہ عنہ) نے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس (فتح کی) خوشخبری دینے کے لئے (مدینہ) بھیجا (مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سب حالات پہلے ہی بذریعہ وحی معلوم ہوچکے تھے) چنانچہ جب میں نے آپ کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کیا: "یا رسول اللہ!" تو آپ نے فرمایا: عبدالرحمٰن ذرا ٹھہرو! (یعنی مجھے سب حالات معلوم ہیں، تم سے پہلے میں ہی بتادیتا ہوں اور وہ یہ کہ) جھنڈا زید بن حارثہ نے پکڑ رکھا تھا، وہ جنگ کرتے کرتے شہید ہوگئے، اللہ زید پر رحمت نازل فرمائے، پھر جھنڈا جعفر نے تھام لیا اور وہ (بھی) لڑتے لڑتے شہید ہوگئے، اللہ عبداللہ پر رحمت نازل فرمائے، پھر جھنڈے کو خالد بن الولید نے تھاما تو اللہ نے خالد کے ہاتھ فتح نصیب فرمائی، پس خالد اللہ کی تلواروں میں ایک تلوار ہے۔

(اس حدیث کے آخر میں ہے کہ) عیسیٰ ابن مریم میری امت میں ایسے لوگوں کو ضرور پائیں گے جو ہمارے بعد پیدا ہوں گے اور ان کی صحبت میں ان کے مددگار بن کر رہیں گے۔ (الدر المنثور بحوالہ نوادر الاصول للحکیم الترمذی وکنز العمال بحوالہ ابونعیم) یہاں تک چالیس حدیثیں ہوئیں جن میں سے ائمہ حدیث کی تصریحات کے مطابق بعض "صحیح" ہیں اور بعض "حسن" (ضعیف حدیث کوئی نہیں)۔ (جاری ہے)

# مرزا قادیانی کا تعارف و کردار

(۲)

حافظ عبید اللہ

اس طرح مرزا قادیانی بتاچکا تھا کہ از روئے الہام اس کی عمر ۷۴ اور ۸۶ کے درمیان ہوگی، لیکن ناگہانی موت نے اسے ۷۰ سال بھی پورے کرنے نہ دیئے اور اس کی دیگر پیشگوئیوں کی طرح یہ الہام بھی غلط ثابت ہوا، اب جماعت مرزائیہ مرزا کی تاریخ وفات میں تو کوئی تبدیلی کر نہیں سکتی تھی تو انہوں نے تاریخ پیدائش کو مشکوک بنانے کی کوشش کی، جو لوگ مرزا کی زندگی میں اپنے ہاتھوں سے اس کی پیدائش کا سال ۱۸۳۹ یا ۱۸۴۰ء لکھتے رہے بعد میں وہی لوگ اپنی تحریر بدلتے رہے، چنانچہ مرزا کا بیٹا اور دوسرا مرزائی خلیفہ بشیر الدین محمود لکھتا ہے:

”آپ ۱۸۳۶ء یا ۱۸۳۷ء میں پیدا ہوئے۔“ (سیرت مسیح موعود ص:۶ مصنفہ مرزا محمود)

مرزا کے دوسرے بیٹے مرزا بشیر احمد ایم اے نے تو حد ہی کردی، ملاحظہ فرمائیں اس کی قلابازیاں:

”حضرت مسیح موعود (جعلی اور نقلی... ناقل) فرماتے تھے کہ جب سلطان احمد پیدا ہوا اس وقت ہماری عمر صرف سولہ سال تھی۔“ (سیرۃ المہدی ج:۱ ص:۱۵۵، روایت:۱۸۳، نیا ایڈیشن)

اور پھر اسی سلطان احمد کی پیدائش کا سال مرزا بشیر احمد خود یوں ذکر کرتا ہے:

”۱۸۵۵ء یا ۱۸۵۶ء ولادت خان بہادر مرزا سلطان احمد صاحب (غالباً)۔“ (سیرۃ المہدی ج:۱ ص:۳۴۳، روایت:۴۷۰، نیا ایڈیشن)

تو پہلی روایت کے مطابق جب مرزا سلطان احمد پیدا ہوا تو مرزا قادیانی نے اپنی عمر ۱۶ سال بتائی اور پھر مرزا بشیر احمد نے مرزا سلطان احمد کی ولادت کا سال بھی غالباً ۱۸۵۵ء یا ۱۸۵۶ء لکھا، اس طرح بھی مرزا قادیانی کی پیدائش ۱۸۳۹ یا ۱۸۴۰ء ہی نکلتی ہے۔

کبھی لکھتا ہے:

”صحیح تاریخ ۱۸۳۶ء معلوم ہوتی ہے۔“ (سیرۃ المہدی، ج:۱، حصہ اول، ص:۳۴، روایت:۴۵، نیا ایڈیشن)

”کبھی سال پیدائش ۱۸۳۶ یا ۱۸۳۷ء لکھا۔“ (سیرۃ المہدی، ج:اول، حصہ دوم، ص:۴۴۳، روایت:۴۷۰، نیا ایڈیشن)

کہیں یوں لکھا:

”اب بعض حوالے اور بعض روایات ایسی ملی ہیں جن سے معین تاریخ کا پتہ لگ گیا ہے جو بروز جمعہ ۱۴ر شوال ۱۲۵۰ھ، مطابق ۱۳ر فروری ۱۸۳۵ء، مطابق یکم پھاگن ۱۸۹۱ بکرمی ہے۔“ (سیرۃ المہدی، ج:۱، حصہ سوم، ص:۵۷۵، روایت:۶۱۳، نیا ایڈیشن)

اور پھر یہ لکھا:

”خلاصہ میرے نزدیک یہ نکلا کہ ۳۴-۱۸۳۳ء صحیح ولادت قرار دیا جاسکتا ہے۔“ (سیرۃ المہدی ج:۱ حصہ سوم ص:۷۰۵، نیا ایڈیشن)

پھر بھی اس کی تحقیق ختم نہ ہوئی اور یہ لکھا:

”آپ کی ولادت جس جمعہ کو ہوئی تھی وہ ۱۴ر رمضان ۱۲۴۷ھ کا دن تھا اور بحساب سمت بکرمی یکم پھاگن سمہ ۱۸۸۸ کے مطابق تاریخ تھی، جو عیسوی سن کے حساب سے ۱۷ر فروری ۱۸۳۲ء کے مطابق ہوتی ہے۔“ (سیرۃ المہدی، ج:۱، حصہ سوم، ص:۸۲۰، روایت:۹۶۵، نیا ایڈیشن)

اگلے صفحے پر یوں لکھا:

”عیسوی سال ۱۷ر فروری ۱۸۳۲ء کو آپ کی ولادت ہوئی اور ۲۶ر مئی ۱۹۰۸ء آپ اپنے خالق حقیقی رفیق اعلیٰ سے جاملے۔“ (سیرۃ المہدی ج:۱ حصہ سوم ص:۸۲۱، نیا ایڈیشن)

وہ پہلے یہ بھی لکھ چکا تھا کہ:

”خاکسار کی تحقیق میں آپ کی تاریخ پیدائش ۱۲۵۲ھ کی نکلتی ہے۔“ (سیرۃ المہدی، ج:۱، حصہ اول ص:۲۵۶، روایت:۲۸۳، نیا ایڈیشن)

دوستو! آپ نے دیکھا کہ کس طرح مرزا قادیانی کی عمر کو کبھی بڑھایا اور کبھی گھٹایا جارہا ہے اور مرزا قادیانی نے اپنے سال پیدائش کے بارے میں جو اپنے قلم سے لکھا اور جو اس کی زندگی میں لکھا جاتا رہا اس سب کو اس کی موت کے بعد غلط قرار دیا جارہا ہے، امت ہو تو ایسی جو اپنے نبی کی بات کو اپنی تحقیق سے غلط ثابت کرتی پھرے، ان کی کوشش ہے کہ مرزا کی عمر کو اسپرنگ کی طرح کھینچ کر کسی طرح ۷۴ سال تک لے جایا جائے۔

## ایک مرزائی شوشہ:

جماعت مرزائیہ اکثر لوگوں کے سامنے یہ جھوٹ بولتی ہے کہ: ”مرزا قادیانی نے اپنی تاریخ پیدائش کے بارے میں صراحت کے ساتھ کچھ نہیں لکھا، آپ نے صرف اندازہ لگایا ہے۔“ اور جب مرزا قادیانی کی وہ تحریرات ان کے سامنے رکھی جاتی ہیں جن کے اندر اس نے صاف طور پر اپنی پیدائش کا سال ۱۸۳۹ یا ۱۸۴۰ء بتایا ہے تو مرزائی مربی ایک دم یہ پینترا بدلتے ہیں کہ دیکھو آنحضرت صلی اللہ علیہ

وسلم کی عمر مبارک کے بارے میں بھی مختلف روایات آتی ہیں، کسی صحابیؓ نے یہ بیان کیا کہ آپ کا وصال مبارک ۶۰ سال کے سر پر ہوا، کسی نے ۶۳ سال عمر بتائی ہے بعد میں تحقیق کے بعد ۶۳ سال عمر مبارک بتائی گئی تو اسی طرح مرزا قادیانی کی عمر میں اگر مختلف اقوال ملتے ہیں تو اس پر اعتراض کیوں؟

جواب:

نہ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی ایسی پیشگوئی فرمائی کہ میرے رب نے میرے ساتھ وعدہ کیا ہے کہ میری عمر اتنی یا اتنی ہوگی اور نہ ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی کتاب تصنیف فرمائی جس کے اندر یہ لکھا کہ میری پیدائش فلاں یا فلاں سال میں ہوئی، اگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بسند صحیح یہ منقول ہوتا کہ میری پیدائش فلاں سال میں ہوئی اور فلاں سال میں میری عمر اتنی تھی تو ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کے سامنے ساری تحقیقیں اپنے پاؤں کی نوک پر رکھتے اور جو بات ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمادی ہوتی اسی کو قبول کرتے، لیکن مرزا قادیانی کی امت پر قربان جائیں کہ ان کا نبی کہتا ہے کہ میری پیدائش ۱۸۳۹ء یا ۱۸۴۰ء میں ہوئی لیکن وہ بضد ہیں کہ ہمارے نبی کو غلطی لگی ہے اور ہماری تحقیق یہ ہے کہ مرزا کی پیدائش ۱۸۳۷ء، یا ۱۸۳۶ء یا ۱۸۳۵ء یا ۱۹۳۴ء میں ہوئی تھی، لیکن اس بات سے کسی مرزائی کو انکار نہیں کہ مرزا نے اپنی جس کتاب میں اپنی پیدائش کا سال لکھا وہ ۱۸۹۸ء میں شائع ہوئی (یعنی کتاب البریہ)، اس کے بعد مرزا تقریباً دس سال تک زندہ رہا لیکن اسے اس کے خدا نے نہ بتایا کہ مرزا جی آپ نے اپنی پیدائش کا جو سال لکھا ہے وہ غلط لکھا ہے اسے ٹھیک کر دیں ورنہ آپ کی عمر کم از کم ۷۴ سال ہونے کی پیشگوئی غلط ہو جائے گی، جبکہ مرزا کا دعویٰ تو یہ تھا کہ:

"اللہ مجھے ایک لمحے کے لئے بھی غلط پر نہیں رکھتا۔" (ترجمہ عربی عبارت نور الحق، روحانی خزائن: ۸، ص: ۲۷۲)

نیز اس نے یہ بھی لکھا تھا کہ:

"انبیاء غلطی پر نہیں رکھے جاتے۔"

(اعجاز احمدی، روحانی خزائن: ۱۹، ص: ۱۳۳)

اور اس کے بیٹے مرزا محمود نے تو صاف یہ لکھا تھا:

"خدا اپنے نبی کو وفات تک غلطی میں نہیں رکھتا۔"

(آئینہ صداقت، انوار العلوم، ج: ۶، ص: ۱۳۴)

اگر مرزا قادیانی کی جماعت کتاب البریہ کے بعد مرزا کی کوئی ایسی تحریر دکھادے جس میں اس نے یہ لکھا ہو کہ میں نے جو لکھا تھا کہ میری پیدائش ۱۸۳۹ء یا ۱۸۴۰ء میں ہوئی تھی وہ میری غلطی تھی، اب میرے خدا نے مجھے الہام یا وحی کے ذریعے یہ بتایا ہے کہ میری پیدائش کا صحیح سال فلاں تھا تو پھر یہ معمہ حل ہو جائے گا، لیکن صرف چند مبہم اور غیر واضح تحریروں سے مرزا کی پیدائش کے بارے میں انکل پچو لگانے سے حقیقت بدل نہیں جائے گی۔ عجیب بات ہے کہ مرزا کے خدا نے اسے یہ تو بتادیا کہ تیری نسل اور خاندان چینی یعنی مغل نہیں بلکہ فارسی ہے، دوسری طرف یہ الہام تو کردیا کہ تیری عمر ۸۰ سال کے قریب ہوگی یا ۷۴ اور ۸۶ سال کے درمیان ہوگی، لیکن مرزا کی پیدائش کی تاریخ یا سال بتانا بھول گیا کہ اس الہام کے سچے یا جھوٹے ہونے کا فیصلہ ہو جاتا۔ دوسرے لفظوں میں مرزا قادیانی کی جماعت یہ کہنا چاہتی ہے کہ ہمارے نبی کو اس کے خدا نے یہ تو بتایا تھا کہ تیری عمر اتنی ہوگی لیکن مرزا کو اپنی پیدائش کا سال خود بھی پتہ نہیں تھا اور نہ خدا نے بتایا۔ اس عقل پر رونے کے سوا اور کیا بھی کیا جاسکتا ہے؟

## مرزا غلام احمد قادیانی کا خاندان اور قوم:

اپنے خاندان کا مرزا قادیانی نے یوں تعارف کروایا:

"اب میری سوانح اس طرح پر ہیں کہ میرا نام غلام احمد، میرے والد صاحب کا نام غلام مرتضیٰ اور دادا صاحب کا نام عطا محمد اور میرے پردادا صاحب کا نام گل محمد تھا اور جیسا کہ بیان کیا گیا ہے کہ ہماری قوم مغل برلاس ہے اور میرے بزرگوں کے پرانے کاغذات سے جو اب تک محفوظ ہیں معلوم ہوتا ہے کہ وہ اس ملک میں سمرقند سے آئے تھے۔" (کتاب البریہ، روحانی خزائن: ۱۳، ص: ۱۶۲، ۱۶۳ حاشیہ)

ایک اور جگہ یوں لکھا:

"ہمارے خاندان کی قومیت ظاہر ہے اور وہ یہ ہے کہ وہ قوم کے برلاس مغل ہیں اور ہمیشہ اس خاندان کے اکابر امیر اور والیان ملک رہے ہیں وہ سمرقند سے کسی تفرقہ کی وجہ سے بابر بادشاہ کے وقت میں پنجاب میں آئے۔" (تریاق القلوب، روحانی خزائن: ۱۵، ص: ۲۷۳ حاشیہ)

پھر مرزا نے اپنی قوم بدلتے ہوئے یوں لکھا:

"ان تمام کلمات الہیہ سے ثابت ہے کہ اس عاجز کا خاندان دراصل فارسی ہے نہ مغلیہ، نہ معلوم کس غلطی سے مغلیہ خاندان کے ساتھ مشہور ہو گیا۔"

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن: ۲۲، ص: ۸۱، حاشیہ)

یہ فارسی والا دھوکا دینے کی ضرورت مرزا کو اس لئے پیش آئی کہ اس نے سورۂ جمعہ کی آیات میں تحریف معنوی کرکے یہ دعویٰ کیا تھا کہ ان آیات میں یہ بیان ہوا ہے کہ (نعوذ باللہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دنیا میں ایک اور ظہور ہونا ہے جو ایک فارسی شخص کی صورت میں ہوگا، تو اب مرزا ٹھہرا مغل برلاس (چینی یا منگول) تو اس نے حسب عادت یہ جھوٹ بولا کہ میرے خدا نے مجھے بتایا ہے کہ تو فارسی ہے، اب

مرزا قادیانی کو پتا تھا کہ اس کی خاندانی دستاویزات تو یہ بتاتی ہیں کہ وہ مغل برلاس ہے جیسا کہ وہ خود اقرار بھی کرتا ہے تو اس نے یہ اضافہ بھی کر دیا:

''بہر حال جو کچھ خدا نے ظاہر فرمایا ہے وہی درست ہے انسان ایک ادنیٰ سی لغزش سے غلطی میں پڑ سکتا ہے مگر خدا سہو اور غلطی سے پاک ہے۔''

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن: ۲۲، ص: ۸۱، حاشیہ)

لیکن مرزا نے یہ نہیں بتایا کہ اس کے پاس کیا قطعی دلیل ہے کہ جس نے اسے یہ بتایا کہ تیری قوم مغل نہیں بلکہ فارسی ہے وہ اس کا خدا ہی تھا یا کوئی اور؟ نیز مرزا نے نہایت صراحت کے ساتھ یہ اقرار بھی کیا کہ:

''ہاں میرے پاس فارسی ہونے کے بجز الہام الٰہی کے اور کچھ ثبوت نہیں۔''

(تحفہ گولڑویہ، روحانی خزائن: ۱۷، ص: ۱۱۶)

یہی نہیں حسب ضرورت مرزا قادیانی چینی نسل سے ہونے کا دعویٰ بھی کرتا رہا، چنانچہ وہ اپنے آپ کو خاتم الخلفا ثابت کرنے کے چکر میں شیخ ابن عربی کے حوالے سے لکھتا ہے:

''حضرت محی الدین ابن العربی لکھتے ہیں کہ خاتم الخلفا صینی الاصل ہوگا یعنی مغلوں میں سے اور وہ جوڑہ یعنی توام پیدا ہوگا۔ پہلے لڑکی نکلے گی بعد اس کے وہ پیدا ہوگا۔ ایک ہی وقت میں اسی طرح میری پیدائش ہوئی کہ جمعہ کی صبح کو بطور توام میں پیدا ہوا۔ اول لڑکی اور بعدہ میں پیدا ہوا، نہ معلوم کہ یہ پیشگوئی کہاں سے ابن عربی نے لی تھی جو پوری ہوگئی۔''

(تذکرۃ الشہادتین، روحانی خزائن: ۲۰، ص: ۳۱۵)

لیجئے اب مرزا یہ تسلیم کر بیٹھا کہ مغل اصل میں چینی النسل ہے فارسی نہیں، لیکن بعد میں مرزا کو اپنی غلطی کا احساس ہوا تو پھر شیخ ابن عربی کی یہی بات ایک اور کتاب میں بایں الفاظ دوبارہ نقل کی کہ: ''اور اس پیشگوئی کو شیخ محی الدین ابن عربی نے اپنی کتاب فصوص میں لکھا ہے اور لکھا ہے کہ وہ صینی الاصل ہوگا۔'' لیکن اس بار اس پر حاشیہ لکھا اور یہ نیا بیان جاری کیا:

''اس سے مطلب یہ ہے کہ اس کے خاندان میں ترک کا خون ملا ہوگا ہمارا خاندان جو اپنی شہرت کے لحاظ سے مغلیہ خاندان کہلاتا ہے، اس پیشگوئی کا مصداق ہے کیونکہ اگر چہ سچ وہی ہے کہ جو خدا نے فرمایا کہ یہ خاندان فارسی الاصل ہے مگر یہ تو یقینی اور مشہود ومحسوس ہے کہ اکثر مائیں اور دادیاں ہماری مغلیہ خاندان سے ہیں اور وہ صینی الاصل ہیں یعنی چین کی رہنے والی۔''

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن: ۲۲، ص: ۲۰۹، حاشیہ)

لیجئے اب مرزا باپ کی طرف سے مغل، ماؤں اور دادیوں کی طرف سے چینی اور اپنے خدا کی طرف سے فارسی بن گیا۔

پھر مرزا قادیانی کو مہدی بننے کے چکر میں سید ہونے کا شوق بھی لپلپایا تو یوں لکھا:

''جیسا کہ ظاہر کے طور پر سنا گیا ہے کہ میں باپ کے لحاظ سے قوم کا مغل ہوں مگر بعض دادیاں میری سادات میں سے تھیں۔'' (ضمیمہ براہین احمدیہ، حصہ پنجم، روحانی خزائن: ۲۱، ص: ۳۶۳)

چلیں پہلے بعض دادیاں چینی نسل سے تھیں تو مرزا جی چینی بن گئے، اب بعض دادیاں سادات سے ہیں تو سید بھی ہوگئے۔ مزید ملاحظہ فرمائیں:

''اور میں اپنے خاندان کی نسبت کئی دفعہ لکھ چکا ہوں کہ وہ ایک شاہی خاندان ہے اور بنی فارس اور بنی فاطمہ کے خون سے معجون مرکب ہے۔''

(تریاق القلوب، روحانی خزائن: ۱۵، ص: ۲۸۶، ۲۸۷)

اور پھر یہ شعر لکھ کر سارا جھنجھٹ ہی ختم کر دیا:

میں کبھی آدم، کبھی موسیٰ، کبھی یعقوب ہوں
نیز ابراہیم ہوں، نسلیں ہیں میری بے شمار

(براہین احمدیہ، حصہ پنجم، روحانی خزائن: ۲۱، ص: ۱۳۳)

(جاری ہے)

## دنیا کی تمام پریشانیوں کا اصل سبب دین سے دوری ہے: مولانا خواجہ خلیل احمد

کراچی (پ ر) گزشتہ دنوں پیر طریقت حضرت مولانا خواجہ خلیل احمد مدظلہ سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ کندیاں، میانوالی سہ روزہ دورے پر کراچی تشریف لائے اور آپ نے مختلف مقامات پر روحانی وعلمی محافل میں شرکت فرمائی۔ تیسرے روز بعد دوپہر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے امیر مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ، مرکزی مبلغ مولانا قاضی احسان احمد، ناظم محمد انور رانا، سیّد انوار الحسن کی دعوت پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی دفتر واقع پرانی نمائش میں بھی تشریف آوری ہوئی۔ آپ کا استقبالیہ دیا گیا جس میں خانقاہ سراجیہ سے تعلق رکھنے والے مریدین و متعلقین، ختم نبوت کے علما کرام اور کارکنان کی کثیر تعداد نے اس روحانی محفل میں شرکت کی۔ حضرت مولانا خلیل احمد مدظلہ نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے دوست اور نیک لوگ کائنات کی زینت ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دوستی کرنا بہت آسان ہے، جس کی بنیاد ایمان اور تقویٰ ہے۔ گناہوں کو چھوڑ دینا خود بہت بڑی نیکی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی دوستی تمام مشکلات سے نجات اور تمام مسائل کے حل کا ذریعہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ دنیا کی تمام پریشانیوں کا اصل سبب دین سے دوری ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل پیروی سے دنیا میں سکون وراحت نصیب ہوتی ہے۔ خانقاہی نظام مسلمانوں کی عملی تعلیم وتربیت کا بہترین ذریعہ ہے۔ بیان کے آخر میں حضرت مدظلہ نے مریدین و متوسلین کو اپنے معمولات پر سختی سے پابند رہنے کی تلقین فرمائی اور دعا کے ساتھ یہ پاکیزہ محفل برخاست ہوئی۔

# عظیم نعمت کی ناقدری سے بچیں!

مفتی شعیب احمد بستوی

اللہ رب العزت نے انسانوں کو بے شمار نعمتیں عطا فرمائی ہیں، خود انسان سراپا نعمت ہے، ان نعمتوں کا احصا اور شمار بھی ناممکن ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''وان تعدوا نعمة اللّٰہ لا تحصوھا (الآیہ)'' مگر نعمتوں میں سے بہت سی نعمتیں ایسی ہیں جن کو عظیم نعمت کہا جاسکتا ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے ان میں سے بہت سی نعمتوں کو بہت سے مواقع پر ان کی اہمیت جتلانے کے لئے بطور احسان وامتنان یاد دلایا ہے، انہیں میں سے ایک عظیم نعمت ''پانی'' بھی ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے بہت سے مواقع پر بطور امتنان و احسان اس کو ذکر کیا ہے:

''وانزلنا من السماء ماء طھوراً لنحیی بہ بلدة میتاً ونسقیہ مما خلقنا انعاما واناسی کثیراً'' (الفرقان)

بلکہ ایک جگہ تو فرمایا: تمام چیزوں کی حیات ہی پانی پر موقوف ہے:

''وجعلنا من الماء کل شیئی حی افلا یؤمنون۔'' (الانبیاء)

اور حقیقت بھی یہی ہے کہ تمام مخلوقات چرند پرند، انسان وحیوان، نباتات کی حیات دنیوی پانی ہی پر منحصر ہے، یہی وجہ ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اسے سہل الحصول اور اس کو کسی کا مملوک نہیں بنایا بلکہ تمام بندوں کو اس کے حاصل کرنے میں پوری طرح سے مختار بنایا، چنانچہ علامہ ظفر احمد عثمانیؒ نے اعلاء السنن میں پانی کے سلسلہ میں اسلامی تعلیمات کا جو خلاصہ پیش کیا ہے، اس کی روشنی میں دنیا میں پائے جانے والے پانیوں کو چھ قسموں میں تقسیم کیا ہے اور ان چھ میں سے صرف ایک قسم کے بارے میں لکھا ہے کہ وہ مملوک شمار ہوگا اور اس کا مالک دوسرے کو اس کے لینے سے منع کرسکتا ہے بقیہ پانچ قسم کے پانیوں کو لینے سے کسی کو منع نہیں کیا جاسکتا۔ مگر اتنی سہل الحصول اور کثیر الوجود شے کے استعمال کو شریعت نے بالکل آزاد نہیں چھوڑا بلکہ اس کے لئے حدود مقرر کیں۔ پانی کے استعمال کے بارے میں شرعی احکام کا جو خلاصہ ہے وہ یہ ہے کہ استعمال کرنے والا پانی کی مقدار پر نظر نہ کرے بلکہ اپنی حاجت اور ضرورت کا خیال کرے، جتنے پانی میں اس کی ضرورت پوری ہوسکے صرف اسی پر اکتفا کرے اس سے زیادہ اگر استعمال کرے گا تو یہ ''اسراف'' (فضول خرچی) شمار ہوگا، چنانچہ روایت میں آتا ہے کہ ایک صحابی حضرت سعدؓ وضو فرمارہے تھے جس میں ضرورت سے زیادہ پانی استعمال کر رہے تھے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: یہ کیا اسراف ہے؟ صحابی رسول نے تعجب سے پوچھا، اللہ کے رسول! کیا وضو میں بھی اسراف ہے؟ آپ نے فرمایا: جی ہاں! چاہے تم بہتی ہوئی نہر ہی پر کیوں نہ ہوں۔ (ابن ماجہ قدیمی، ص:۳۴)

صاحب بذل المجہود نے لکھا ہے کہ: ''وقد اجمعت الامة علی کراھة الاسراف فی الطھور وضوء او کان غسلاً او طھارة عن النجاسات وان کان علی شط النھر۔'' (۱/۶۱)

یعنی امت کا اس بات پر اجماع ہے کہ طہارت میں ضرورت سے زائد پانی استعمال کرنا مکروہ ہے، وضو ہو یا غسل ہو یا دوسری نجاستوں کو زائل کرنا ہو۔

خود رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کا پانی کے استعمال کا کیا معمول تھا؟ ملاحظہ ہو: ام المومنین حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مد (تقریباً پون لیٹر) پانی سے وضو فرماتے تھے اور ایک صاع (تقریباً ساڑھے تین لیٹر) پانی سے غسل فرماتے تھے۔ (ابن ماجہ قدیمی، ص:۲۴)

لیکن آج اگر کہا جائے تو شاید مبالغہ نہ ہو کہ جتنا اسراف پانی میں ہو رہا ہے، اتنا شاید کسی اور چیز میں نہیں ہو رہا ہے، جب پانی نلوں اور کنوؤں سے نکالنا پڑتا تھا تب بھی معاملہ بہت غنیمت تھا، مگر جب سے ترقی ہوئی اور الیکٹرونک دور شروع ہوا تب سے اس کا استعمال اس طرح بے دریغ ہونے لگا کہ الامان والحفیظ! پہلے جتنے پانی میں آسانی غسل ہوجاتا تھا اب اتنے پانی میں بمشکل وضو ہوتا ہے، جتنی مقدار پانی ایک متوسط گھرانہ کے لئے کافی ہوتا تھا اب اتنے پانی میں ایک دو کا گزارا مشکل ہوگیا ہے۔ وجہ اس کی یہ ہے کہ نہ کوئی روک ٹوک کرنے والا ہے اور نہ ہمیں اس کے نعمت ہونے کا احساس اور نہ یوم الحساب میں جواب دہی کا ڈر۔

یاد رکھیں کہ جب اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ نعمتوں

کی انتہائی ناقدری ہونے لگتی ہے تو اللہ تعالیٰ ان نعمتوں کو چھین لیتے ہیں، چنانچہ اگر آپ پورے عالم پر نظر ڈالیں گے تو اس وقت پوری دنیا پانی کے مسائل سے دوچار ہے، آپ نے اپنے ملک کے بعض علاقوں کا حال سنا یا دیکھا ہوگا کہ وہاں پر پانی کا کال پڑا ہوا ہے، لوگ پانی کے لئے میلوں کا سفر کر رہے ہیں اور لمبی لمبی قطاریں لگی ہوئی ہیں، گھنٹوں کے بعد جب نمبر آتا ہے تو بقدر ضرورت پانی بھی نہیں ملتا، زمینوں میں لگے ہوئے نل اور ٹیوب ویل فیل ہو رہے ہیں، ندیاں اور نہریں خشک ہوتی جاری ہیں اور ہر علاقے میں پانی کی سطح روز بروز گھٹتی جاری ہے جس سے بہت سارے علاقوں میں ہاہا کار مچی ہوئی ہے، بعض حضرات کا کہنا ہے کہ اگلی عالمگیر جنگ پانی کے مسئلہ پر ہوگی۔ جن لوگوں کے یہاں مذہبی طور پر ایسے حالات کے لئے کوئی ہدایات نہ ہوں تو شکوہ ان سے نہیں مگر جس قوم کے یہاں زندگی کے تمام شعبوں حتیٰ کہ پانی کے متعلق بھی روشن ہدایات موجود ہوں اور ان کے مطابق زندگی نہ گزارنے میں روز قیامت جواب دہی بھی ہو پھر بھی کوئی ان ہدایات پر عمل نہ کرے تو گلا ان سے ہے۔

ابن ماجہ کی حدیث ہے: ایک صحابیؓ نے عرض کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ وضو کے لئے ایک مُد اور غسل کے لئے ایک صاع پانی کافی ہے تو اس پر ایک صاحب نے کہا کہ ہمارے لئے تو کافی نہیں ہوتا، جواب میں صحابیٔ رسول نے فرمایا: ان کے لئے تو کافی ہو جاتا تھا جو تجھ سے زیادہ بہتر اور تجھ سے زیادہ بالوں والے تھے۔ (ابن ماجہ قدیمی، ص:۲۳)

مطلب یہ ہے کہ اگر تمہیں یہ خیال ہو کہ طہارت حاصل کرنے میں تم زیادہ حریص اور متقی ہو تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم تم سے زیادہ حریص اور متقی تھے اور اگر اپنے بالوں کی وجہ سے سمجھتے ہو کہ یہ ناکافی ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم تم سے زیادہ بالوں والے تھے۔

خلاصہ یہ ہے کہ عام حالات میں پانی کے بارے میں اسلامی تعلیمات یہ ہیں کہ پاک پانی کو حتی الامکان ناپاک اور ضائع ہونے سے بچایا جائے، چنانچہ حدیث پاک میں اسی کی تاکید ہے اور اسی طرح کوئی ایسا طریقہ نہ اختیار کیا جائے جس کی وجہ سے دوسروں کے لئے اس کی قلت پیدا ہو جائے بلکہ جتنی مقدار سے اپنی ضرورت پوری ہے اتنی مقدار سے اپنی ضرورت پوری کرلی جائے۔☆☆

## سہ ماہی اجلاس مبلغین، ملتان

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغین کا اجلاس دفتر مرکزیہ ملتان میں ۱۳،۱۴ر جولائی ۲۰۱۶ء کو منعقد ہوا۔ جس کی صدارت مرکزی ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری دامت برکاتہم نے کی۔

اجلاس میں مولانا اللہ وسایا، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا قاضی احسان احمد، مولانا توصیف احمد، مولانا محمد علی صدیقی، مولانا مختار احمد، مولانا تجمل حسین، مولانا محمد حسین ناصر، مولانا مفتی محمد راشد مدنی، مولانا محمد اسحاق ساقی، مولانا محمد قاسم رحمانی، مولانا عبدالحکیم نعمانی، مولانا عبدالرزاق مجاہد، مولانا عزیز الرحمن ثانی، مولانا محمد نعیم، مولانا محمد قاسم سیوطی، مولانا محمد طیب، مولانا عابد کمال، مولانا حمزہ لقمان، مولانا محمد اقبال، مولانا قاضی عبدالخالق، مولانا محمد وسیم اسلم، مولانا محمد انس، مولانا عبدالستار گورمانی، مولانا مفتی خالد میر، مولانا خالد عابد، مولانا غلام حسین، مولانا فقیر اللہ اختر، مولانا عبدالرشید غازی، مولانا عبدالکریم نے شرکت کی۔

اجلاس میں مولانا محمد لقمان جالپوری، قاری خادم حسین (ملتان)، حافظ محمد الیاس قادری (ناظم دفتر گوجرانوالہ)، جنوبی پنجاب کے معروف خطیب مولانا محمد ادریس اجمل کے نوجوان فرزند ارجمند، حافظ محمد طارق (گوجرانوالہ)، مولانا سید بشیر حسین شاہ (بہاولنگر)، قاری محمد اجمل (صدر مدرس احیاء العلوم مظفر گڑھ)، شاہد جاوید خوش نویس (اوکاڑہ)، والدہ محترمہ قاضی محمد ابراہیم ثاقب الحسینی (اٹک)، والدہ محترمہ مولانا محمد اشرف مجددی (گوجرانوالہ)، مولانا عبدالغفور (کپاکھوہ)، حاجی فضل محمد (فیصل آباد) کی وفات پر قلبی رنج وغم کا اظہار کرتے ہوئے مرحومین کے ایصال ثواب کے لئے فاتحہ خوانی کی گئی۔ نیز ان کی مغفرت، پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا کی گئی۔

اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ ۷ر ستمبر ۱۹۷۴ء کے عظیم الشان تاریخ ساز فیصلہ کی اہمیت کو اجاگر کرنے کے لئے یکم ستمبر سے ۱۰ر ستمبر ۲۰۱۶ء تک ختم نبوت کانفرنسیں، اجتماعات، سیمینار منعقد کئے جائیں گے۔ مظفر گڑھ، شورکوٹ، جھنگ، فیصل آباد، منڈی بہاؤالدین، میاں چنوں، لاہور اور دیگر کئی ایک مقامات پر ختم نبوت کورسز منعقد کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔

اجلاس میں تمام مبلغین کو ہدایت کی گئی کہ ممبر سازی کی تکمیل کے بعد جماعتوں اور مرکزی مجلس عمومی کے ممبران کی تشکیل کا مرحلہ عیدالاضحیٰ سے پہلے پہلے مکمل کیا جائے۔ اجلاس میں آل پاکستان ختم نبوت کانفرنس چناب نگر منعقدہ ۲۷،۲۸ر اکتوبر ۲۰۱۶ء کے انتظامات کے لئے کئی ایک کمیٹیاں تشکیل دی گئیں۔ مولانا صاحبزادہ عزیز احمد مدظلہ کی سرکردگی میں مولانا اللہ وسایا، مولانا عزیز الرحمن ثانی اور مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی پر مشتمل کمیٹی تشکیل دی گئی جو تمام مسالک اور مکاتب فکر کے علماء کرام اور مشائخ عظام سے رابطہ قائم کرے گی۔ کانفرنس میں ملک کی دینی قیادت مولانا فضل الرحمن، مولانا سمیع الحق، علامہ ساجد میر، ڈاکٹر ابوالخیر محمد زبیر، مولانا عبدالغفور حیدری، مولانا عبدالروف فاروقی، مولانا سید ضیاء اللہ شاہ بخاری، مولانا حافظ زبیر احمد ظہیر، مولانا عبدالکریم ندیم، مولانا عبدالمجید وٹو، مولانا سید عاشق حسین شاہ، مولانا سید جاوید حسین شاہ، مولانا حافظ ناصر الدین خاکوانی، مولانا راشد محمود سومرو، مولانا محمد الیاس گھمن، مولانا عبدالغفار تونسوی، مولانا قاضی ظہور حسین اظہر، مولانا زاہد الراشدی سمیت کئی ایک علماء کرام، مشائخ عظام کی شرکت متوقع ہے۔ کانفرنس کی مختلف نشستوں کی صدارت امیر مرکزیہ حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر، مولانا صاحبزادہ عزیز احمد، مولانا صاحبزادہ خلیل احمد، مولانا عبدالغفور قریشی ٹیکسلا، مولانا محب اللہ لورالائی، مولانا فضل الرحمن درخواستی فرمائیں گے۔

کانفرنس کی تشہیر کے لئے اشتہارات، پینافلیکس، اسٹیکرز کی اشاعت کے لئے مولانا عزیز الرحمن ثانی اور ان کے رفقاء پر مشتمل کمیٹی تشکیل دی گئی۔ تمام رفقاء نے عہد کیا کہ زندگی کے آخری سانس تک عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے تگ ودو اور قادیانیت کے تعاقب کا سلسلہ جاری رکھا جائے گا۔

دو درجن سے زائد مبلغین ملتان کی اہم مساجد میں عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت پر خطاب جمعہ ارشاد فرماتے رہے۔ آئندہ سہ ماہی کے لئے "چمنستان نبوت کے گلہائے رنگا رنگ" جلد اول متعین کی گئی۔ آئندہ سہ ماہی اجلاس ۲۰،۲۱ر ذوالحجہ مطابق ۲۳،۲۲ر ستمبر بروز جمعہ، ہفتہ کو دفتر مرکزیہ ملتان میں منعقد ہوگا۔ ان شاء اللہ!

## وفیات...... مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

### مولوی عزیز اللہ رحمانیؒ کا انتقال

مولوی عزیز اللہ ہمارے حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ کے عزیزوں میں سے تھے۔ چل پھر کر دینی کتب فروخت کرکے اپنا اور اپنے بچوں کا پیٹ پالتے۔ امہات الکتب کہیں سے دستیاب ہوتیں تو انہیں خرید کر بڑی لائبریریوں، یا جامعات کو مہیا کرتے بہت ہی ملنسار انسان تھے۔ ایک عرصہ ہوا ان کی اہلیہ محترم کا انتقال ہوا۔ عرصہ دراز تک تجرد کی زندگی گزاردی۔

اللہ پاک نے انہیں مولانا مفتی امداد اللہ انور زید مجدہ جیسا ہونہار، باہمت عالم دین فرزند ارجمند عطا فرمایا۔ اہلیہ کے انتقال کے بعد اپنے فرزند ارجمند کے ہاں قیام پذیر تھے، کبھی کبھی دفتر میں تشریف لے آتے یا کسی تبلیغی پروگرام میں ملاقات ہوجاتی۔ کسی نہ کسی نئی کتاب کی خوشخبری سناتے۔ قرض پر کتاب دے جاتے، قرض پر دینا اور قرض وصول کرنا دونوں فنون سے واقف تھے۔

آخر عمر میں قوت سماعت کمزور ہوگئی تو اپنی سناتے کسی اور نہ سنتے۔ اگر ان کے خلاف یا ان کے فرزند ارجمند مولانا مفتی امداد اللہ انور کے خلاف کوئی بات ہوتی تو سن لیتے۔ اللہ پاک ان کی سیئات سے درگزر فرمائیں اور حسنات کو شرف قبولیت سے سرفراز فرمائیں۔ ان کے فرزند ارجمند اور دیگر پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دیں۔

### مولانا محمد عارف سیالؒ کی وفات

قیام پاکستان سے پہلے جام پور ضلع ڈیرہ غازی خان سے تعلق رکھنے والے ایک دین دار زمیندار نے امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ، مجاہد ملت مولانا محمد علی جالندھریؒ کے مشورہ سے تحریک تنظیم اہلسنت کے نام سے ایک تنظیم قائم کی، جس کے قیام کا اہم ترین مقصد عظمت اصحاب واہلبیت رسول کا تحفظ اور رفض وخروج کا تعاقب تھا۔ اسی تنظیم سے ملک کے نامور خطبا، مقررین علما ومشائخ وابستہ رہے۔ حضرت علامہ دوست محمد قریشیؒ، حضرت علامہ سید نورالحسن شاہ بخاریؒ، مولانا قائم الدین عباسیؒ، مولانا عبدالشکور دین پوریؒ، مولانا سید عبدالکریم شاہؒ، حضرت علامہ ڈاکٹر خالد محمود مدظلہ، مولانا محمد ضیاء القاسمیؒ، مولانا خدا بخش روزیؒ، مولانا سید عبدالمجید ندیم شاہؒ اپنے اپنے دور میں قوم کے عقائد واعمال کی اصلاح میں مصروف رہے۔ اسی تحریک کی کوکھ سے مجلس تحفظ حقوق اہلسنت، مجلس علماء اہلسنت اور دیگر چھوٹی چھوٹی تنظیموں نے جنم لیا۔ ایک عرصہ تک تحریک تنظیم اہلسنت کے مہتمم مولانا سید نورالحسن شاہ بخاریؒ رہے۔

استاذ المناظرین مولانا علامہ عبدالستار تونسویؒ تحریک کے صدر محترم رہے۔ اس ادارہ کے ایک خادم اور دفتر کے منتظم مولانا محمد عارف سیال تھا۔ ایک وقت تھا کہ ہر ماہ اسلامی کی پہلی تاریخ کو تنظیم اہلسنت کے دفتر میں قدم رکھنے کی جگہ نہ ہوتی۔ پورے ملک کے مدارس اور جامعات اپنے سالانہ جلسوں کے لئے اس دفتر کے محتاج ہوتے۔ حالات نے پلٹا کھایا، ٹیلیفون عام ہوا تو دفتر سے رابطہ میں کمی ہوگئی۔ رہی سہی کسر موبائل نے پوری کردی، اب دفتر کی وہ اہمیت نہ رہی۔ مولانا محمد عارف سیال نے جوانی کی بہاریں تنظیم اہلسنت کی آبیاری کے لئے وقف کردیں۔ چند ماہ صاحب فراش رہ کر دوسرے جمعہ ۱۱/رمضان المبارک ۱۴۳۷ھ مطابق ۱۷/جون ۲۰۱۶ء کو صبح انتقال فرمایا۔ شیخ الحدیث مولانا محمد نواز سیال نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور سپرد خاک کردیئے گئے۔ رمضان المبارک میں جان جان آفریں کے سپرد کردی۔ اللہ پاک مغفرت سے سرفراز فرمائیں۔

### الحاج مولانا غلام مصطفیٰ چدھڑ

راقم الحروف ۱۹۷۶ء میں رحیم یار خان میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ کی حیثیت سے متعین ہوا تو ان دنوں مرد آہن مولانا غلام ربانیؒ جمعیت کے ضلعی امیر، حاجی غلام مصطفیٰ چدھڑ ناظم اعلیٰ یا جنرل سیکریٹری تھے۔ جمعیت علماء کے اجلاسوں میں ان کی تشریف آوری پر ان سے ملاقات ہوجاتی، بہت ہی مرنجان مرنج اور ہنس مکھ طبیعت کے مالک تھے۔ حالات خواہ کچھ رہے انہوں نے علما اور جمعیت علما کو نہیں چھوڑا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے خدام سے محبت فرماتے، جب بھی ملاقات ہوتی حال احوال پوچھتے، مسائل کی نشاندہی فرماتے، ضلعی سطح پر حالات کے حل کی بھی راہنمائی فرماتے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری مدظلہ سے برادرانہ تعلقات تھے۔ وقتاً فوقتاً دفتر مرکزیہ ملتان بھی تشریف لاتے۔ ساری زندگی اہل حق اور علماء حق کے ساتھ گزری۔

تحریک نظام مصطفیٰ ۱۹۷۷ء اور تحریک ختم نبوت ۱۹۸۴ء کے پاسپورٹ میں مذہب کے خانہ کا اضافہ، ناموس رسالت کے تحفظ قانون کی حفاظت و بقا کی تحریکوں میں پروانہ وار حصہ لیا۔

بڑھاپے میں بھی اہل حق کا ساتھ نہ چھوڑا۔ اب ان کے فرزند ارجمند جناب سعید مصطفیٰ چدھڑ جمعیت علماء اسلام کے ضلعی ذمہ داروں میں سے ہیں۔ ان کی نماز جنازہ خانقاہ عالیہ قادریہ راشدیہ دین پور شریف کے چشم و چراغ حضرت اقدس میاں ریاض احمد دین پوری مدظلہ نے پڑھائی اور اپنے آبائی علاقہ چوک چدھڑ میں مدفون ہوئے۔ دعا ہے کہ اللہ پاک مرحوم کو کروٹ کروٹ جنت الفردوس نصیب فرمائیں۔ آمین یاالٰہ العالمین۔

## غیر مسلم ممالک میں مسلمان اپنی نوجوان نسل کے ایمان وعقائد کی فکر کریں: ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر مدظلہ

مانچسٹر (پ ر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر مدظلہ اور مجلس کی مرکزی شوریٰ کے رکن واقرأ روضۃ الاطفال ٹرسٹ کے نائب مدیر مولانا مفتی خالد محمود گزشتہ روز ۳۱ ویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس برمنگھم میں شرکت اور دعوتی مہم کے سلسلہ میں برطانیہ پہنچ گئے ہیں۔ مانچسٹر ایئرپورٹ پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے نائب امیر مرکزیہ صاحبزادہ مولانا خواجہ عزیز احمد، مفتی محمد اسلام امیر جمعیت علماء برطانیہ، مولانا خلیل الرحمن، محمود زاہد، مولانا مفتی محمود الحسن، مولانا مفتی سہیل احمد، مولانا طاہر فیاض، محمد سفیان، نعمان مصطفیٰ ودیگر رہنماؤں اور کارکنان نے وفد کے اراکین کا خوشی ومسرت کے ساتھ زبردست استقبال کیا اور معزز مہمانوں کو علماء ومسلمانان برطانیہ کی طرف سے خوش آمدید کہا۔ مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر مدظلہ نے علماء کرام وکارکنان ختم نبوت سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہم ہر سال یہاں اپنے مسلمان بھائیوں کی خدمت میں حاضر ہوکر انہیں اسلام کے سنہری اصولوں کے مطابق زندگی گزارنے اور باطل عقائد ونظریات سے خود بھی بچنے اور اپنی نوجوان نسل کو بھی بچانے کی دعوت دیتے ہیں، غیر مسلم ممالک میں مسلمان اپنی نوجوان نسل کے ایمان وعقائد کی فکر کریں۔ اسی سلسلہ کی کڑی یہ ختم نبوت کانفرنس برمنگھم ہے جس میں مسلمانوں کو اعمال صالحہ کی تلقین، برطانیہ اور مغربی ممالک میں بہترین زندگی گزارنے کے طریقے اور غیر مسلموں کو اسلام کے احکامات سے متاثر کرنے اور اپنے کردار سے اسلام کی تبلیغ کرنے والے اعمال کی ہدایت کی جائے گی۔ اس لئے یہ کہنا بے جانہ ہوگا کہ یہ کانفرنس عقائد، اعمال صالحہ اور مسلمانوں کی معاشرتی زندگی میں ایک اہم کردار ادا کرے گی۔ انہوں نے تمام مسلمانوں سے اپیل کی کہ وہ ختم نبوت کانفرنس برمنگھم میں شرکت کرکے اس کو کامیاب بنائیں۔ یاد رہے کہ یہ کانفرنس ۱۴ اراگست ۲۰۱۶ء بروز اتوار سینٹرل مسجد برمنگھم میں منعقد ہوگی، جس میں مسلم ممالک کے علاوہ برطانیہ ویورپ کے علماء ومشائخ شرکت فرمائیں گے اور عقیدۂ ختم نبوت ودیگر عقائد ونظریات سے مسلمانوں کو آگاہ کریں گے۔ حضرت امیر مرکزیہ مدظلہ اور نائب امیر مرکزیہ صاحبزادہ عزیز احمد مدظلہ ودیگر علماء کرام ۷ اراگست ۲۰۱۶ء کو جمعیت علماء برطانیہ کی سالانہ کانفرنس ویکفیلڈ میں بھی شرکت فرمائیں گے۔

## آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سلسلہ ختم نبوت منقطع کردیا گیا ہے: مولانا خواجہ عزیز احمد

مانچسٹر (پ ر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے نائب امیر مرکزیہ مولانا صاحبزادہ خواجہ عزیز احمد مدظلہ ۱۴ اراگست ۲۰۱۶ء بروز اتوار کو منعقد ہونے والی ختم نبوت کانفرنس برمنگھم میں شرکت کی غرض سے گزشتہ روز مانچسٹر پہنچ گئے ہیں۔ ایئرپورٹ پر مقامی علماء کرام اور کارکنان ختم نبوت نے آپ کا بھرپور استقبال کیا، برطانیہ میں قیام کے دوران مولانا مدظلہ مختلف شہروں کا دورہ کریں گے۔ اس موقع پر مولانا خواجہ عزیز احمد مدظلہ نے کارکنان ختم نبوت سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سلسلہ ختم نبوت منقطع کردیا گیا ہے۔ اب نجات اخروی کا دارومدار صرف اور صرف حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی میں ہے۔ انہوں نے کارکنوں پر زور دیا کہ برمنگھم کانفرنس کو کامیاب بنانے کے لئے بھرپور محنت کریں، پورے برطانیہ کی مساجد اور اسلامک سینٹرز میں ختم نبوت کی صدا لگائیں اور مسلمان بھائیوں کو ختم نبوت کانفرنس میں شرکت کی دعوت دیں۔

## تبلیغی جماعت کراچی کے امیر حافظ عبدالرشید سورتیؒ کا وصال

کراچی (حافظ کلیم اللہ نعمان) تبلیغی جماعت کراچی کے امیر، مدرسہ امداد العلوم وجامع مسجد بیت الاسلام برنس روڈ کے نگراں الحاج حافظ عبدالرشید سورتی رحمہ اللہ ۸۰ سال کی عمر میں لاہور نیشنل ہسپتال میں انتقال فرماگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ رائے ونڈ تبلیغی مرکز میں ’’سہ ماہی تبلیغی مشورہ‘‘ میں شرکت کی غرض سے تشریف لے گئے، وہاں طبیعت زیادہ بگڑ گئی تو آپ کو ہسپتال میں داخل کردیا گیا۔ مجھے اطلاع ملی تو بہت زیادہ تشویش اور فکر پیدا ہوئی کیونکہ حضرت حافظ صاحبؒ میرے حفظ کے استاذ، بہت شفیق اور نہایت مہربان تھے۔ چنانچہ آپ کے صاحبزادے بھائی یوسف سے فون کرکے اس خبر کی تصدیق کی۔ بہت ہی دلی صدمہ ہوا اور حضرت استاذ جی کی شفقتیں اور محبتیں ایک ایک کرکے یاد آنے لگیں۔ لاہور سے آپ کی میت گیارہ بجے کی فلائٹ سے کراچی لائی گئی، عمومی دیدار کے بعد تبلیغی مرکز مدنی مسجد عائشہ منزل میں آپ کی نماز جنازہ ادا کی گئی۔ بھائی حسن صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی اور میوہ شاہ قبرستان میں والدہ محترمہ کے پہلو میں سپرد خاک کیا گیا۔ اللہ پاک آپ کے درجات بلند فرمائے، پسماندگان، عزیز واقارب، شاگردوں اور متعلقین دوست واحباب کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔ آپؒ کی نماز جنازہ میں ڈاکٹر امجد علی مہتمم مدرسہ ابن عباس، مفتی محمد نعیم مہتمم جامعہ بنوریہ عالمیہ سائٹ، مولانا ڈاکٹر منظور مینگل مہتمم جامعہ صدیقیہ، قاری محمد عثمان امیر کراچی جمعیت علمائے اسلام، مولانا عبدالحئی مبلغ ختم نبوت، مولانا سید عتیق الحسن الحسینی، مولانا محمد ثاقب انیس اور دیگر علماء کرام اور عوام الناس نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔

# تبصرہ کتب

مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ

نوٹ: تبصرہ کے لئے کتابوں کے دو نسخوں کا موصول ہونا ضروری ہے۔ ............ (ادارہ)

**مقالات امینی، مصنف: مولانا نور عالم خلیل امینی**

ضخامت: ۳۱۲ صفحات

قیمت: درج نہیں

ناشر: مکتبۃ الایمان کراچی

ملنے کا پتہ: اسلامی کتب خانہ، علامہ بنوری ٹاؤن کراچی۔

حضرت مولانا نور عالم خلیل امینی دارالعلوم دیوبند کے ادب عربی کے استاذ، دارالعلوم دیوبند کے ماہنامہ ''الداعی'' عربی کے ایڈیٹر، کئی کتابوں کے مصنف، پانچ سو زائد علمی، فکری، دعوتی، لسانی اجتماعی سوانحی اور مختلف ملی مسائل جیسے مضامین آپ کے قلم سے نکل کر منصۂ شہود پر آچکے ہیں۔

زیر تبصرہ کتاب ''مقالات امینی'' میں بھی آپ کے چند وہ مضامین ہیں جو آپ نے مختلف رسائل کے لئے لکھے تھے، مولوی سید محمد زین العابدین صاحب نے ان رسائل کی ورق گردانی کر کے انہیں یکجا کر کے مقالات امینی کے نام سے چھپوایا، جس میں گیارہ شخصیات کا سوانحی خاکہ اور حالات حاضرہ پر آٹھ مضامین ہیں۔ حرف ناگریز میں دوسری باتوں کے علاوہ حضرت مولانا نور عالم خلیل امینی کے حالات زندگی اور آپ کا تعارف بھی درج کر دیا ہے۔ تحریر و ادب اور مطالعہ اردو کا ذوق رکھنے والے احباب کے لئے یہ ایک عمدہ تحفہ ہے۔

**اصلاحی گزارشات، مصنف: حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر مدظلہ**

ضخامت: ۲۱۶ صفحات

قیمت: درج نہیں

ناشر: مکتبۃ الایمان کراچی

ملنے کا پتہ: اسلامی کتب خانہ بنوری ٹاؤن کراچی۔

حضرت ڈاکٹر صاحب کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے ایسا زور بیان ودیعت فرمایا ہے کہ ہر اونچی سے اونچی بات بھی حضرت ڈاکٹر صاحب کی زبانی سمجھنا بہت ہی سہل اور آسان ہو جاتا ہے۔

زیر تبصرہ کتاب میں حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر دامت برکاتہم کے ان مختلف مقالات ومضامین اور بیانات کو یکجا کیا گیا ہے جو مختلف رسائل و جرائد میں شائع ہو چکے ہیں۔ ان مضامین کو حضرت مولوی سید محمد زین العابدین صاحب نے جمع کیا ہے۔ پیش لفظ حضرت ڈاکٹر صاحب کے قلم سے ہے، سخن ہائے گفتنی حضرت مفتی رفیق احمد بالاکوٹی صاحب کا تحریر کردہ ہے اور ابتدائیہ کے عنوان سے مفتی خالد محمود صاحب نے ''قلم'' کی نعت کے عنوان سے بہت ہی مختصر مگر جاندار مضمون قلم بند فرمایا ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ان سب حضرات کی مساعی کو قبول فرمائے اور قارئین کے لئے ذریعہ ہدایت بنائے۔ آمین۔

**تحفظ مدارس اور علماء وطلبا سے چند باتیں**

مصنف: حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر مدظلہ

ضخامت: ۲۰۸ صفحات

قیمت: درج نہیں

ناشر: مکتبۃ الایمان کراچی

ملنے کا پتہ: اسلامی کتب خانہ، علامہ بنوری ٹاؤن کراچی۔

قریب کے گزشتہ سالوں میں خصوصی اداروں کی جانب سے مدارس دینیہ کو قابو میں رکھنے کے لئے ان پر مختلف الزامات واتہامات عائد کئے گئے اور ہر سطح پر ان کے صاف ستھرے عملی کردار کو مسخ کر کے بدنما شکل میں پیش کرنے کی کوشش کی گئیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ جزائے خیر دے ہمارے اکابر کو کہ انہوں نے بڑی حکمت عملی اور دور اندیشی سے کام لیتے ہوئے جہاں حکومتی اہلکاروں کی ان ریشہ دوانیوں کا مسکت جواب دیا، وہاں عوام الناس کو صحیح صورت حال بتا کر ان کو مدارس کے بارہ میں شکوک و شبہات میں مبتلا ہونے سے بھی بچایا۔ اس کتاب میں مدارس کا نصاب، مدارس کی غرض وغایت، نظام تعلیم کی ترتیب، جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی کا نظام امتحان، ذمہ داران مدارس سے چند ضروری باتیں، علما کی ذمہ داریاں، کامیاب استاذ، فتنہ پرور تحریکیں اور دینی دعوت کا طریقہ کار، حصول علم کے مقاصد، علم دین حاصل کرنے کا مقصد، تبلیغ وہدایت کا سلسلہ اور ہماری ذمہ داری جیسے موضوعات کو شامل اشاعت کیا گیا ہے۔ ان مضامین کو مختلف رسائل وجرائد سے جمع کرنے کا کام مولوی سید محمد زین العابدین صاحب فاضل جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن نے سرانجام دیا ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ان کی اس محنت کو قبول فرمائے اور علماء و طلبا کے لئے اس کتاب کو راہنمائی کا ذریعہ بنائے۔ آمین۔

**مشاہدات وتاثرات، مصنف: حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر مدظلہ**

ضخامت: ۳۲۸ صفحات

قیمت: درج نہیں

ناشر: مکتبۃ الایمان کراچی

ملنے کا پتہ: اسلامی کتب خانہ، علامہ بنوری ٹاؤن کراچی۔

زیر تبصرہ کتاب میں سخن ہائے گفتنی کے عنوان کے تحت حضرت مفتی رفیق احمد بالاکوٹی، بجا طور پر

تحریر فرماتے ہیں کہ: ''امت محمدیہ کی تاریخ کے ہر دور میں ایسی شخصیات موجود رہی ہیں، جنہیں اپنے کردار میں اسوۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا عکس اور صحابہ کرامؓ کا نمونہ قرار دیا جاسکتا ہے۔ اسی بنا پر امت کی علمی روایت رہی ہے کہ ذخیرہ احادیث وآثار کی طرح، سلف صالحین کے حالات وواقعات اور علوم وافکار کی ترتیب وجمع بندی کا التزام بھی ہوتا رہا ہے۔ کتب سیر وسوانح کے نمونے ہمارے سامنے ہیں۔''

زیر تبصرہ کتاب ''مشاہدہ وتاثرات'' اسی علمی روایت کا تسلسل ہے جو سیرت وسوانح سے متعلق مضامین پر مشتمل ہے۔ اس کتاب میں حضرت مولانا مفتی خالد محمود مدظلہ کا ایک پُرمغز مقدمہ ہے، جس میں حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر مدظلہ کے حالات اور ان کی علمی خدمات کا احاطہ کیا ہے۔ ان قیمتی مقالات ومضامین کو جمع کرنے کا کام مولوی سید محمد زین العابدین صاحب نے کیا ہے۔ اس کتاب کے پڑھنے سے علم وعمل کی جامع کئی شخصیات کا تعارف اور ان کی علمی خدمات سے واقفیت ہوجاتی ہے۔

**مخزن المرجان فی خلاصۃ القرآن**

افادات: امام الاولیا حضرت مولانا احمد علی لاہوری نوراللہ مرقدہ وشیخ الحدیث حضرت مولانا محمد اصغر صاحب سہارن پوریؒ

مرتب: مولانا عبدالقیوم قاسمی صاحب

صفحات: ۲۴۰، قیمت: درج نہیں

ناشر: اسلامی کتب خانہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی۔

امام الاولیا حضرت مولانا احمد علی لاہوری نوراللہ مرقدہ ہمارے ان اکابر اور بزرگوں میں سے ہیں، جن سے انگریز خائف تھا، حضرت لاہوریؒ ابتداً دہلی میں درس قرآن دیتے تھے، انگریز کو ان کے درس قرآن سے خطرہ ہوا تو انہوں نے آپ کو لاہور جلاوطن کردیا۔ آپ نے یہاں بھی قرآن کریم کا درس شروع فرمادیا، قرآن کریم کے شائقین ہر جگہ سے کشاں کشاں آپ کے اردگرد جمع ہونے لگے۔ اس کے بارہ میں مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ لکھتے ہیں: ''واقعہ یہ ہے کہ ہندوستان میں درس قرآن کے عمومی رواج اور لوگوں میں اس کی مقبولیت کا سہرا انہی (حضرت مولانا احمد علی لاہوری قدس سرہ) کے سر ہے۔'' (پرانے چراغ، ج:۱، ص:۱۳۹)

حضرت لاہوریؒ کا مترجم قرآن شریف مع حاشیہ پر (تفسیر القرآن العزیز) کے انہی حواشی میں سے خلاصہ سورۃ اور خلاصہ رکوع کو کتابی شکل میں پیش کیا جارہا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ حضرت مولانا محمد اصغرؒ کے قلم سے تحریر شدہ خلاصہ قرآن بھی شامل کیا گیا ہے۔

زیر تبصرہ کتاب کی ترتیب وتالیف کا کام مولانا عبدالقیوم قاسمی صاحب نے انجام دیا ہے، جن کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے قرآن کریم کے ترجمہ اور تفسیر کا خاص ذوق عطا فرمایا ہے۔

یہ کتاب اہل علم اور شائقین قرآن کریم کے لئے ایک نعمت غیر مترقبہ ہے، امید ہے کہ ائمہ مساجد، خطبا کرام اور درس وتدریس سے تعلق رکھنے والے علما وطلبا اس کی ضرور قدر افزائی فرمائیں گے۔

**اشاریہ برہان دہلی، مصنف: محمد شاہد حنیف**

ضخامت: ۲۷۲ صفحات

قیمت: ۸۰۰ روپے

ناشر: اوراق پارینہ پبلشرز لاہور

ملنے کا پتہ: کتاب سرائے اردو بازار لاہور۔

محترم ومکرم بھائی محمد شاہد حنیف صاحب کو اللہ تعالیٰ نے یہ خصوصیت عطا فرمائی ہے کہ وہ جرائد ورسائل اور کئی مجلات پرچی کتب کی موضوعاتی اور مصنفین کی ترتیب کے اعتبار سے فہرست اور اشاریہ بہت ہی سہل اور عمدہ انداز میں ترتیب دیتے ہیں، اب تک تقریباً پچاس سے زائد جرائد ورسائل کے وہ اشاریے تیار کرچکے ہیں۔

زیر تبصرہ کتاب مولانا سعید احمد اکبرآبادی اور مولانا عتیق الرحمن عثمانی کی زیر ادارت ندوۃ المصنفین دہلی کے دینی، علمی وتحقیقی ماہنامہ ''برہان'' کے ۶۳ سالوں میں شائع ہونے والے شماروں کے ہزاروں مقالات ونگارشات اور تبصرہ کتب کا موضوع وار اور مصنف وار اشاریہ ہے۔ جس کی مدد سے اس رسالہ میں شائع شدہ کسی بھی موضوع کو تلاش کرنا اور اس تک پہنچنا بہت آسان ہوجاتا ہے۔ علم وتحقیق کے میدان کے شاہسواروں کے لئے یہ اشاریہ بہت ہی معین ومددگار ثابت ہوگا۔

**مرقاۃ النحو مصنف: حضرت مولانا محمد عباس تھری**

ضخامت: ۱۷۳ صفحات

قیمت: درج نہیں

ناشر: اسلامی کتب خانہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

تدریس سے تعلق رکھنے والے مدرسین حضرات نے اپنے اپنے انداز میں علم نحو کی خدمت کی ہے۔

زیر تبصرہ کتاب ''مرقاۃ النحو'' اسی سلسلہ کی کڑی ہے، اس کی ابتدا میں محدث العصر حضرت علامہ سید محمد یوسف بنوری نوراللہ مرقدہ کے شاگرد رشید اور سندھ کے علما کے مقتدا اور راہنما حضرت مولانا عبدالغفور قاسمیؒ کی بھی تقریظ ثبت ہے اور حضرت مولانا منظور احمد صاحب جامعہ احیاء العلوم ظاہر پیر والوں نے اپنے اشعار میں اس کی تعریف وتوصیف کی ہے۔ ہر دو بزرگوں کی تقریظات اس کتاب کی ثقاہت کی دلیل ہیں۔ البتہ کاغذ بہت ہی کمزور لگایا گیا ہے اور ابتدا میں کتاب کی فہرست اور ان کا ٹائٹل بھی نہیں لگایا گیا، جس کی وجہ سے قاری کے لئے مطلوبہ صفحہ تک پہنچنا مشکل امر ہے۔ امید ہے اگلے ایڈیشن میں اس طرف توجہ کی جائے گی۔ ☆☆☆

# دینی مدارس اور ہمارے معاشرے کی دینی ضروریات

مولانا زاہد الراشدی

شوال المکرم کے وسطی عشرہ کے دوران پورے جنوبی ایشیا میں پھیلے ہوئے ہزاروں بلکہ لاکھوں دینی مدارس کے تعلیمی سال کا آغاز ہوتا ہے۔ اس سال مختلف دینی مدارس میں تعلیمی سال کے افتتاح خصوصاً بخاری شریف کے سبق کے آغاز کی تقریبات میں شرکت اور گفتگو کا موقع ملا جس کا سلسلہ ابھی جاری ہے، جبکہ ۱۸ر شوال المکرم کو جامعہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ میں بھی مختصر گفتگو اور دعا کے ساتھ اسباق کا آغاز ہو چکا ہے۔ ان مواقع پر کی جانے والی گفتگو کا خلاصہ قارئین کی نذر کیا جا رہا ہے۔

بعد الحمد والصلوٰۃ۔ آج کل جنوبی ایشیا اور سارک ممالک میں ہر طرف دینی مدارس کے تعلیمی سال کے آغاز کی تقریبات ہو رہی ہیں۔ اس لئے ان دینی مدارس کے بارے میں کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں جو پورے جنوبی ایشیا میں پھیلے ہوئے ہیں اور جن کے اثرات اور دائرہ کار میں دن بدن توسیع دیکھنے میں آ رہی ہے۔ پرائیویٹ سطح پر امداد باہمی کی بنیاد پر کسی سرکاری تعاون کے بغیر دینی مدارس کا یہ نظام جنوبی ایشیا کے طول وعرض میں پھیلا ہوا ہے اور عالمی سطح پر اس کا کردار اور دائرہ تعلیم مستقل طور پر بہت سے حوالوں سے موضوع بحث ہے۔ لیکن اس وقت اس کے صرف ایک پہلو پر چند معروضات پیش کروں گا کہ اس نظام کی ضرورت کیا ہے اور اس قسم کے دینی مدارس جنوبی ایشیا کے علاوہ باقی دنیا میں اپنا اس طرح کا نظام کیوں نہیں رکھتے؟

ہمارے ایک عزیز شاگرد حافظ احسان اللہ ظفروال ضلع نارووال سے تعلق رکھتے ہیں، وہ گزشتہ دنوں تبلیغی جماعت کے ساتھ بیرون ملک ایک سال لگا کر واپس آئے تو میں نے ان سے سفر کی روداد معلوم کرنا چاہی۔ ان کا زیادہ وقت سوڈان میں گزرا تھا اس لئے گفتگو کے دوران ان سے سوڈان کے دینی مدارس کے حالات کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ وہاں ہماری طرح کے دینی مدارس کا کوئی سسٹم موجود نہیں ہے۔ اس کی وجہ ان کے خیال میں یہ ہے کہ سوڈان کے ریاستی تعلیمی نظام میں دینی تعلیم باقاعدہ طور پر شامل ہے اور سرکاری سکولوں اور کالجوں میں تعلیم پانے والے طلبہ اور طالبات کو انٹرمیڈیٹ تک قرآن کریم، حدیث وسنت اور فقہ وشریعت کا ایک متوازن نصاب اس طرح پڑھا دیا جاتا ہے کہ دینی تعلیم کے لئے الگ نظام کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔

میرے خیال میں دیگر عرب ممالک میں بھی اسی قسم کی صورتحال ہے کہ عربی زبان مستقل طور پر الگ سے پڑھانے کی وہاں ضرورت نہیں ہوتی اس لئے کہ صرف ونحو اور ادب ومعانی سے متعلقہ مضامین ان کے معمول کے نصاب کا حصہ ہوتے ہیں۔ اور دینی تعلیم کے حوالہ سے ان کی ضرورت صرف یہ رہ جاتی ہے کہ قرآن کریم، حدیث وسنت اور فقہ وشریعت کا متوازن سا نصاب طلبہ اور طالبات کو پڑھا دیا جائے جو کہ اکثر عرب ممالک میں پڑھایا جا رہا ہے۔

لیکن ہمارے ہاں صورتحال دو حوالوں سے مختلف ہے۔ ایک اس حوالہ سے کہ قرآن وحدیث اور دیگر علوم تک رسائی کے لئے عربی زبان کی اس درجہ کی تعلیم ہماری بنیادی ضرورت ہے جس سے یہ رسائی مہارت کی حد تک حاصل ہو جائے، چنانچہ ہمارے درس نظامی کے نصاب کا ایک بڑا حصہ ان فنون پر مشتمل ہوتا ہے۔ اسی طرح فارسی زبان کی تعلیم بھی ہمارے لئے ایک حد تک ضرورت کا درجہ رکھتی ہے کہ صدیوں تک یہ ہماری دفتری، عدالتی اور تعلیمی زبان رہی ہے اور ہمارے علوم کا ایک بڑا حصہ اس زبان میں محفوظ ہے۔ اور دوسرا اس حوالہ سے کہ ہمارا ریاستی نظام دینی تعلیم کو اپنی ذمہ داری میں شامل کرنے کے لئے ابھی تک تیار نہیں ہے۔ یہاں تک کہ دینی تعلیم کا بالکل ابتدائی درجہ جس میں صرف ناظرہ قرآن کریم کی تعلیم دی جاتی ہے اسے بھی سرکاری تعلیمی نصاب کا کبھی حصہ نہیں بنایا گیا۔ کچھ عرصہ قبل وفاقی محتسب اعلیٰ نے وزارت تعلیم کو حکم دیا تھا کہ ناظرہ قرآن کریم کی تعلیم کو سرکاری سکولوں میں یقینی بنایا جائے تو اس پر یہ کہہ کر باقاعدہ معذرت کر دی گئی کہ ہمارے پاس سکولوں کی تعداد کے مطابق قرآن کریم پڑھانے

والے اساتذہ کی فراہمی اور ان کی تنخواہوں کے لئے فنڈز کا بندوبست موجود نہیں ہے اس لئے اس حکم پر عمل نہیں کیا جا سکتا۔ چنانچہ جو تعلیمی نظام ناظرہ قرآن کریم کی تعلیم کی ذمہ داری قبول کرنے کے لئے تیار نہ ہو اس سے یہ توقع رکھنا کہ وہ معاشرہ میں دینی تعلیم کی ضروریات کو پورا کرے گا، محض خوش فہمی بلکہ خود فریبی ہی کہلا سکتا ہے۔

دوسری طرف دینی تعلیم کے حوالہ سے معاشرتی ضروریات پر ایک نظر ڈال لی جائے:

مساجد میں نماز پڑھانے کے لئے امام، جمعہ کا خطبہ دینے کے لئے خطیب اور بچوں کو قرآن کریم پڑھانے کے لئے حفاظ و قاریوں کی ضرورت ہے جو ظاہر ہے کہ ضروری دینی تعلیم سے آراستہ ہونے چاہئیں۔

دینی مدارس میں دینی علوم کے مختلف شعبوں میں تعلیم دینے کے لئے مستند اور تجربہ کار اساتذہ ہماری اہم ضرورت ہیں۔

عام مسلمانوں کو حلال وحرام، جائز وناجائز، اور فرائض وواجبات کے ضروری مسائل سے آگاہ کرنے کے لئے مستند مفتی صاحبان کی ضرورت سے کون انکار کر سکتا ہے، وغیرہ ذالک۔

یہ چند ضروریات بالکل عام سطح کی ہیں جن کا ماحول عملاً موجود ہے اور جن کا تقاضہ ملک بھر میں عام طور پر مسلسل جاری رہتا ہے۔ اگر ملک کے دستوری تقاضوں کے مطابق اسلامی نظام کے نفاذ اور قرآن وسنت کے مطابق انتظامی وعدالتی نظام کو بھی قومی اور معاشرتی ضرورت سمجھ لیا جائے تو ان ضروریات کا دائرہ بہت پھیل جاتا ہے۔ چنانچہ ایک طرف ان معاشرتی دینی ضروریات کو دیکھ لیں اور دوسری طرف ریاستی تعلیمی نظام پر نظر ڈال لیں کہ وہ ان میں سے کوئی ایک ضرورت پوری کرنے کے لئے بھی تیار نہیں ہے۔ اس صورتحال میں دینی مدارس کے موجودہ نظام کی صحیح قدر وقیمت سامنے آتی ہے اور اندازہ ہوتا ہے کہ یہ دینی مدارس ہماری کس درجہ کی معاشرتی ضروریات کو پورا کر رہے ہیں اور کتنے بڑے خلاء کو پر کیے ہوئے ہیں۔

بلاشبہ یہ دینی مدارس ہمارے لئے نعمت خداوندی ہیں اور مسلم معاشرہ میں عام مسلمان کا قرآن وسنت کے ساتھ تعلق باقی رکھنے کے ساتھ ساتھ حلال وحرام اور جائز وناجائز کا شعور بیدار کرنے کا اہم ترین ذریعہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں نظر بد سے بچائیں اور ہر قسم کی سازشوں سے محفوظ رکھتے ہوئے اپنا معاشرتی کردار جاری رکھنے کی توفیق سے نوازیں، آمین یا رب العالمین۔

(روزنامہ اسلام کراچی، ۲۷ جولائی ۲۰۱۶ء)


اعصاب اور مردانہ امراض کیلئے بہترین آزمودہ نسخہ
مکمل علاج، مکمل خوراک
قیمت 3000 روپے
وزن 600 گرام
فیصل
معجون قوتِ اعصاب زعفرانی
33 اجزا کا کیسر مرکب

☆ خوشگوار زندگی کے لمحات مزید پر کیف
☆ اعضائے خاص کی تمام بیماریوں میں مفید
☆ قوت خاص اور امساک کے لئے نادر نسخہ
☆ ہضم کی درستگی اور پیدائش خون میں اضافہ کا ضامن
☆ جریان، احتلام، ہڈیوں، پٹھوں کی کمزوری اور تھکاوٹ کیلئے مفید
33 اجزا

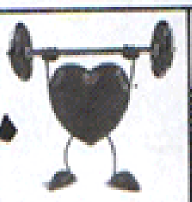
معجون تسکین دل
دل کے تمام امراض کے لیے مفید ہے۔
۱۔ دل کے درد، شریانوں کی بندش، دل کی کمزوری، دل کی گھبراہٹ
دل کا بے ترتیب اور تیز چلنا، بلڈ پریشر کا کم یا زیادہ ہونا
اور دل کے دیگر امراض کی اصلاح کرتا ہے۔
۲۔ جگر و معدہ کی اصلاح کر کے نیا خون پیدا کرتا ہے۔
۳۔ عام جسمانی کمزوری میں بھی انتہائی مؤثر اور مفید ہے۔
قیمت 1200 روپے
وزن 500 گرام

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| آب سیب | آب انار | آب ادرک | ورق نقرہ | تخم خرفہ |
| آب بہی | آب لیمن | شہد خالص | بہمن سفید | عود ہندی |
| زعفران | مروارید | ورق طلاء | کشنیز | بادرنجبویہ |
| ابریشم | گل سرخ | گل نیلوفر | تخم کاہو | درونج عقربی |
| صندل سفید | طباشیر | آملہ | جوہر مرجان | مغز تربوز |
| گل منڈی | الائچی خورد | کہربائی | بہمن سرخ | |

پاکستان بھر میں فری ہوم ڈلیوری 0314-3085577
فیصل FOODS ستارہ پلازہ ڈی گراؤنڈ پیپلز کالونی فیصل آباد

قادیانیت کے خلاف امتِ مسلمہ کے فتاویٰ جات کا مجموعہ

# فتاویٰ ختمِ نبوت

۳ جلدیں

تحقیق وتخریج شدہ جدید ایڈیشن

ترتیب: حضرت مولانا سعید احمد جلالپوری شہیدؒ

زیرِ نگرانی: مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ مدظلہ

تمام مکاتبِ فکر کے علماء کرام ومفتیانِ عظام کے وہ فتاویٰ جو انہوں نے مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کی ذریت کے کافر، مرتد اور دائرہ اسلام سے خارج ہونے سے متعلق دیئے ہیں تحقیق وتخریج کے بعد انہیں یکجا شائع کیا گیا ہے۔

- ختمِ نبوت کے محاذ پر کام کرنے والے حضرات ومبلغین کے لئے معین ومددگار
- لائبریریوں اور دارالافتاؤں کے لئے بیش بہا علمی خزانہ
- عمدہ کاغذ، جاذبِ نظر سرورق
- علماء وطلباء اور کارکنانِ ختمِ نبوت کے لئے خصوصی رعایت

صرف =/1000 روپے علاوہ ڈاک خرچ

اسٹاکسٹ: مکتبہ لدھیانوی ۱۸ اسلام کتب مارکیٹ بنوری ٹاؤن، کراچی

021-34130020, 0321-2115595, 0321-2115590

شائع کردہ: عالمی مجلسِ تحفظ ختمِ نبوت پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ۔ کراچی

021-32780337, 021-34234476